July-August 2010

News & Views

Khabr-o-Nazar

جولائی۔اگست ۲۰۱۰ء

خبر و نظر

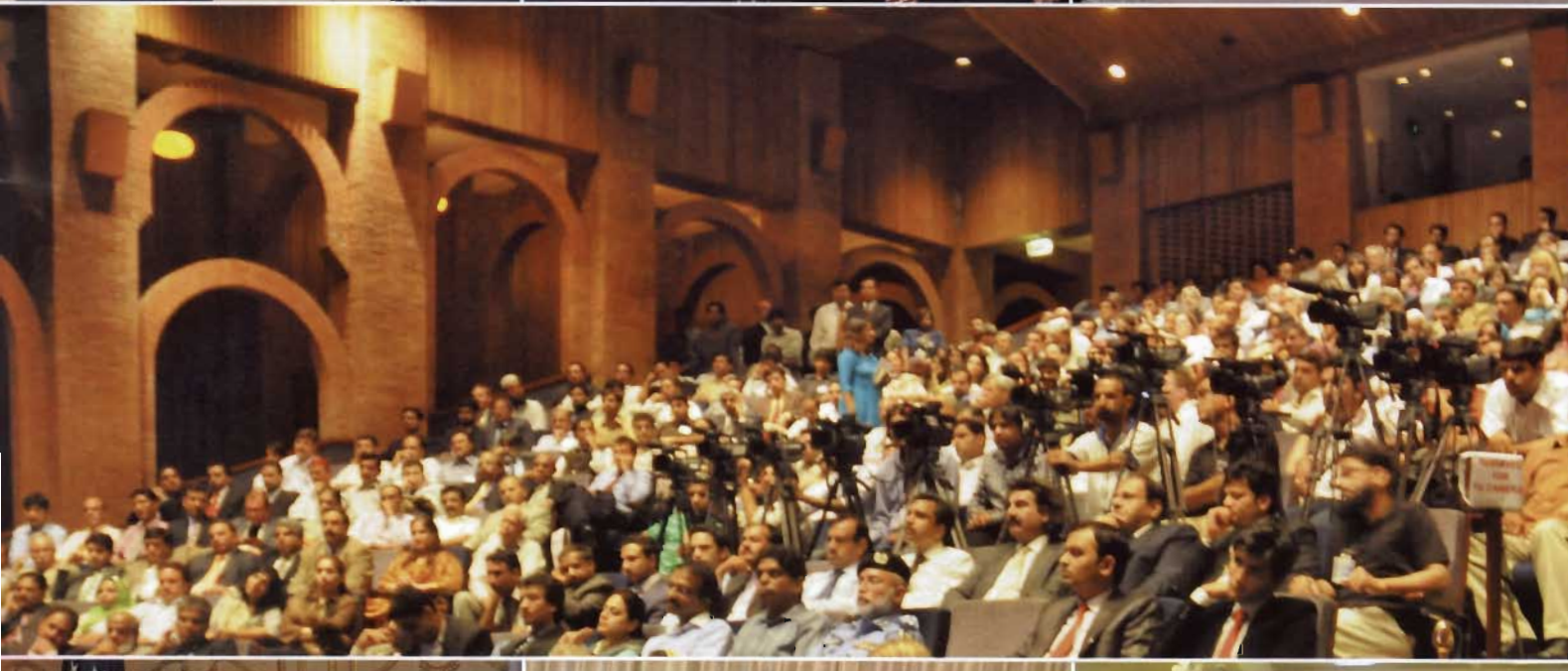

News & Views

Khabr-o-Nazar

خبر و نظر

Issue No:7

شمارہ نمبر: ۷

Editor-in-Chief ایڈیٹر ان چیف
Richard W. Snelsire رچرڈ ڈبلیو سنیلسائر
Press Attaché and پریس اتاشی و
Country Information Officer کنٹری انفارمیشن آفیسر
U.S. Embassy Islamabad امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Managing Editor مینیجنگ ایڈیٹر
M. Gill ایم گل
Assistant Information Officer اسسٹنٹ انفارمیشن آفیسر
U.S. Embassy Islamabad امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Published by شائع کردہ
Public Affairs Section شعبہ تعلقات عامہ
Embassy of the سفارت خانہ
United States of America ریاست ہائے متحدہ امریکہ
Ramna-5, Diplomatic Enclave رمنا۔۵، ڈپلومیٹک انکلیو،
Islamabad, Pakistan اسلام آباد
Phone: 051-2080000 فون:
Fax: 051-2278607 فیکس:
Email: infoisb@state.gov ای میل:
Website: http//islamabad.usembassy.gov ویب سائٹ:

Designed by ڈیزائن
Saeed Ahmed سعید احمد

Printed by پرنٹنگ
PanGraphics (Pvt) Ltd., Islamabad پین گرافکس، اسلام آباد

Front Cover

A pictorial depiction of Secretary of State Hillary Clinton's visit to Islamabad from July 18-19, 2010

سرورق

امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن کے ۱۹۔۱۸ جولائی کے دورۂ اسلام آباد کی تصویری جھلکیاں

Back Cover

Fireworks light up the sky on Cinderella Castle at the Magic Kingdom, Florida (AP PhotoDisney, David Roork)

پس ورق

فلوریڈا میں میجک کنگڈم کے سنڈریلا کیسل کے باہر ۴ جولائی کے موقع پر آتش بازی کا مظاہرہ

table of Contents فہرست مضامین

4	Editor's Corner	گوشۂ مدیر
5	Khabr Chat	قارئین کی آراء
7	Clinton Visit Further Cements Friendship	وزیرِ خارجہ ہلیری کلنٹن کے دورۂ پاکستان سے دوستی مزید مضبوط ہوئی
9	Ambassador Holbrooke Pledges Additional $11.1 Million To Conflict–Affected Pakistanis	سینیٹر ہالبروک کی جانب سے لڑائی سے متاثرہ علاقوں کیلئے مزید ۱۱.۱ ملین ڈالر اعانت کا وعدہ
10	U.S. Urges Donors To Do More	امریکہ کا امداد دینے والے ممالک پر پاکستان کیلئے مزید اعانت پر زور
12	America Celebrates 4th of July	امریکہ کا یومِ آزادی
14	President Obama's Message on Independence Day, 2010	یومِ آزادی ۲۰۱۰ء پر صدر اوباما کا پیغام
16	Unique Music of July 4th Reflect Nation's Diversity	۴ جولائی کی منفرد موسیقی امریکی معاشرے کے تنوع کی عکاسی کرتی ہے
18	U.S. & Pakistan establish Institute for Parliamentary Services (PIPS)	امریکہ اور پاکستان کی جانب سے ادارہ برائے پارلیمانی خدمات کا قیام
19	Ambassador Patterson Leads Investment Mission To U.S.	سفیر پیٹرسن کی قیادت میں پاکستان کے سرمایہ کاری وفد کا دورۂ امریکہ
20	U.S. Protects Archaeological Site Jinnan Wali Dheri, Taxila	جناں والی ڈھیری ٹیکسلا کے آثارِ قدیمہ کے تحفظ کیلئے امریکی اعانت
22	World Environment Day Observed	عالمی یومِ ماحولیات کے سلسلہ میں تقریب
24	U.S. Supports Female Entrepreneurs to Create Fabulous Fashions	شاندار فیشن تخلیق کرنے کیلئے امریکہ کی جانب سے خاتون تاجروں کی معاونت
27	Hussan Bano Burki Wins Exxon–Mobile Challenge Grant	حسن بانو برکی نے ایکسون موبائل چیلنج گرانٹ جیت لی
28	Muslim–American Rappers Promote Tolerance in Middle East	مسلم ریپ گلوکاروں کا موسیقی کے ذریعہ مشرقِ وسطیٰ میں رواداری کا فروغ
30	Visit the 50 States	امریکہ کی پچاس ریاستوں کی سیر
34	One Success at a Time	کامیابی کی داستان
36	Book of the Month	منتخب کتاب
37	Ask the Consul	قونصل سے پوچھئے
39	Videography	ویڈیوگرافی

Editor's Corner

گوشۂ مدیر

Dear Readers:

The United States is committed to advancing greater peace and prosperity for the people of Pakistan and thereby forging a strong partnership between our countries. During her most recent visit to Pakistan Secretary of State Hillary Rodham Clinton got a firsthand opportunity to hear from thirteen different Working Groups which have been working diligently since April on subjects that range from water, energy, agriculture, democracy promotion and security to name but a few. The lead story on this important ongoing Strategic Dialogue reflects our direct engagement with the people and leaders of Pakistan.

There are a number of articles in this combined July/August issue that will give a glimpse into U.S. efforts to strengthen and broaden our relations with Pakistan- from Ambassador Patterson leading a team of Pakistani business leaders to the United States to helping preserve this nation's rich culture and history, to assisting with agriculture and democracy.

The article on American Independence Day (July 4th) and the unique music that goes with it and the diversity which makes it so special is a window to what we, as a people, are all about. Hope you enjoy it.

Our highlighted State in our series 'Visit the 50 States ' is Ohio, and regular features should make for interesting reading too.

As always, thank you for your letters, suggestions and insights.

Richard W. Snelsire
Editor-in-Chief and Press Attaché
U.S. Embassy Islamabad
Email: infoisb@state.gov
Website: http//islamabad.usembassy.gov

محترم قارئین :

امریکہ پاکستان کے لوگوں کی امن وخوشحالی میں گہری دلچسپی رکھتا ہے اور اسی مقصد کے پیش نظر پاکستان کے ساتھ مضبوط شراکت داری قائم کر رہا ہے۔ وزیر خارجہ ہلری روڈھم کلنٹن نے اپنے تازہ ترین دورۂ پاکستان کے دوران تیرہ مختلف ورکنگ گروپوں سے براہ راست معلومات حاصل کیں، جو اپریل سے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسٹریٹیجک مذاکرات کے تحت کام کرنے والے ان ورکنگ گروپوں کا تعلق پانی، بجلی، زراعت، فروغ جمہوریت اور سیکورٹی وغیرہ سے ہے۔ اسٹریٹیجک مذاکرات کے بارے میں اس شمارے میں جو مضمون شامل ہے وہ پاکستان کے عوام اور لیڈروں سے ہمارے براہ راست روابط کی عکاسی کرتا ہے۔

خبر ونظر کے جولائی راگست کے اس مشترکہ شمارے میں ایسے متعدد مضامین شامل کئے گئے ہیں جن سے اُن کوششوں کی ایک جھلک نظر آتی ہے جو امریکہ پاکستان سے تعلقات وسیع اور مضبوط بنانے کے لئے کر رہا ہے۔ ان میں سفیر امریکہ پیٹرسن کی قیادت میں پاکستانی تاجروں کا دورۂ امریکہ، پاکستان کے ثقافتی اور تاریخی ورثہ کے تحفظ اور زراعت اور جمہوریت کے فروغ میں مدد دینے جیسے موضوعات شامل ہیں۔

امریکہ کا یوم آزادی (چار جولائی)، یوم آزادی سے تعلق رکھنے والی منفرد موسیقی اور یوم آزادی کی تقریبات کے تنوع کے بارے میں مضمون ایک ایسی کھڑکی کی حیثیت رکھتا ہے، جس سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بطور قوم امریکیوں کی سوچ کیا ہے۔ امید ہے آپ کو یہ سب کچھ پسند آئے گا۔

اس مرتبہ 50 ریاستوں کی سیر کے سلسلہ میں ریاست اوہائیو کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔ باقاعدہ مضامین کے سلسلہ میں جو مضامین منتخب کئے گئے ہیں، امید ہے وہ بھی آپ کو پسند آئیں گے۔

آپ کے خطوط، تجاویز اور مشوروں کا شکریہ۔

رچرڈ ڈبلیو سنیلسائر
مدیر اعلیٰ و پریس اتاشی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http//Islamabad.usembassy.gov

KhabrChat

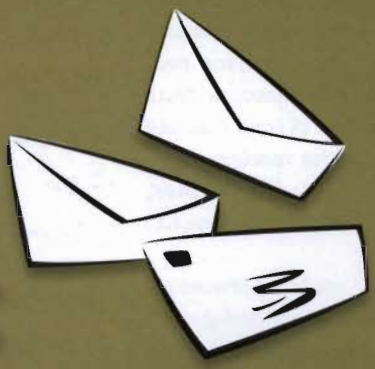

قارئین کی آراء

میں آپ کے رسالے کا ایک باقاعدہ قاری ہوں۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ امریکہ تعلیم، زراعت اور سماجی شعبے میں پاکستان سے تعاون بڑھا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عوام کے عوام سے رابطوں کے نتیجے میں ''اعتماد کا فقدان'' دور ہوگا۔ آپ کی ٹیم کی کوششیں نہایت قابل تحسین ہیں۔ مجھے یہ پڑھ کر بھی خوشی ہوئی ہے کہ پاکستان کے 160 طلبہ اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ جا رہے ہیں۔ پاک، امریکہ دوستی پچھلے ایک عشرہ میں مضبوط ہوئی ہے۔ دونوں ملک خطے میں امن کے فروغ کے لئے جو کردار ادا کر رہے ہیں وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ مجھے توقع ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ تعلقات اور مستحکم ہوں گے۔

طاہر اقبال جدون

اسلام آباد

چند دن پہلے مجھے اپنے چچا کے ہاں ''خبر و نظر'' پڑھنے کا موقع ملا۔ میں نے اسے بہت دلچسپ پایا کیونکہ اس میں ہمارے دونوں ملکوں میں تعاون بڑھانے کے لئے کئے جانے والے اقدامات کے علاوہ امریکی کلچر اور دوسرے موضوعات پر اچھی معلومات ہوتی ہیں۔ مجھے توقع ہے کہ یہ شاندار رسالہ امریکہ کے بارے میں اچھا تاثر پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

خواجہ ذی شان مجتبیٰ

ملتان

میں کراچی کے انسٹی ٹیوٹ آف لینگویجز اینڈ آرٹس میں پڑھاتی ہوں۔ ''خبر و نظر'' مجھے باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ میں اور میرے طلبہ یہ رسالہ بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں اور اس کے مواد پر ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ مجھے توقع ہے کہ ''خبر و نظر'' امریکہ اور پاکستان کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ارم۔ آر۔ خان

کراچی

مجھے پہلی مرتبہ ''خبر و نظر'' پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے اسے بہت معلوماتی اور دلچسپ پایا ہے کیونکہ یہ رسالہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کے بارے میں اہم معلومات مہیا کرتا ہے۔ رسالے کے مضامین (اردو اور انگریزی میں) ساتھ ساتھ شائع ہونے کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور عام قاری دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔

محمد یونس کھوسو

سکھر

I am regular reader of your magazine and delighted to know of the role of America in enhancing cooperation in the field of education, agriculture and social sector. I am confident that people to people contact will further narrow the notion of trust deficit. The efforts of your team are highly appreciable. I am pleased to read that 160 students from Pakistan are departing for USA for higher education. Pak-America friendship has strengthened in the last one decade specially the role the two countries are playing in promoting peace in the region. I hope that relations will strengthen further with the passage of time.

Tahir Iqbal Jadoon,
Islamabad

A few days back I had the opportunity to read Khabr-o-Nazar magazine at my uncle's home. I found it immensely appealing as it encapsulates, information regarding cooperation between our two countries, and awareness about United States culture and other interesting information. I hope that this remarkable magazine can play a pivotal role in developing a better image of the United States.

Khawaja Zeeshan Mujtaba,
Multan.

I teach at the Institute of Languages and Arts in Karachi. I receive the Khabr-o-Nazar magazine regularly. My students and I read this magazine with a lot of interest and discuss its contents with one another. I hope that the Khabr-o-Nazar can play an important role bringing the peoples of the United States and Pakistan closer.

Irum R. Khan,
Karachi

I read the Khabr-o-Nazar magazine for the first time and found it very informative and interesting as it conveys important information regarding relations between the United States and Pakistan. The side-by-side publication of the contents of this magazine helps both the highly-educated and the ordinary.

Muhammad Younis Khoso,
Sukkur

میں نے ''خبرونظر'' کو بہت دلچسپ پایا ہے کیونکہ یہ امریکی معاشرے اور سیاست اور پاک۔امریکہ تعلقات کے بارے میں مستند معلومات فراہم کرتا ہے۔ میری تجویز ہے کہ ''50 ریاستوں کی سیر'' کے سلسلۂ مضامین میں متعلقہ ریاست کا نقشہ بھی دیا جائے۔ اس سے قارئین کو بہت مدد ملے گی۔

حدیقہ عامر

(شہر کا نام درج نہیں)

''خبرونظر'' بہت دلچسپ اور معلوماتی رسالہ ہے اور ایک شائق قاری کی حیثیت سے میں اس کا ہر ماہ بے چینی سے انتظار کرتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں یہ رسالہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ ''خبرونظر'' کے مئی کے شمارے میں ''عالمی یوم ارض'' کے بارے میں مضمون بہت دلچسپ تھا۔

مسرت مُسکان

بہاولپور

''خبرونظر'' توانائی، دفاع، تعلیم اور صحت سمیت پاکستان کی معیشت کے مختلف شعبوں کو بہتر بنانے کے لئے امریکہ کی طرف سے دی جانے والی مالی امداد کے بارے میں بہت قیمتی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اکتوبر 2005 کے زلزلہ متاثرین کے لئے امریکہ نے جو گراں قدر امداد دی، وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے کیونکہ اس سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کی عکاسی ہوتی ہے۔ میں ایسا معلوماتی اور دلچسپ رسالہ شائع کرنے پر ''خبرونظر'' کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں۔

شیخ غیاث احمد صدیقی

اٹک

''خبرونظر'' پاکستان کے عوام کے لئے محض معلومات کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ رسالہ ہمارے شہریوں اور امریکی سفارتخانہ میں رابطہ پیدا کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کے ذریعے بتدریج اُن بہت سی غلط فہمیوں کے ازالے میں مدد ملے گی جو پاکستان کے عوام امریکہ کے بارے میں رکھتے ہیں۔ مئی کے شمارے میں بہت سے دلچسپ موضوعات شامل تھے جن میں عالمی ایٹمی سربراہ کانفرنس سے لے کر پاکستان میں امریکی امداد سے چلنے والے منصوبے شامل ہیں۔ ان منصوبوں میں نامور بزرگوں کے مزارات کی تزئین و مرمت کا کام بھی شامل ہے۔

جاوید اقبال بلوچ

اسلام آباد

میں ''خبرونظر'' میں شائع ہونے والی قیمتی معلومات کا اعتراف کرتا ہوں۔ جون 2010 کے شمارے میں ذہین پاکستانی طلبہ کی امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے دیئے جانے والے وظائف سے متعلق بہت قیمتی معلومات شامل تھیں۔ ان خوش قسمت طلبہ کے لئے امریکہ روانگی سے پہلے یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جس 'تعارفی ورکشاپ' کا اہتمام کیا گیا اس سے امریکہ اور پاکستان کے عوام کے درمیان غلط فہمیاں دور کرنے میں مدد ملے گی۔ اگر حکومت امریکہ پاکستان کے مشہور صحافیوں کو اپنے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گرانٹس یا وظائف دینے پر غور کرے تو یہ ایک قابل ستائش بات ہوگی۔ اس سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو مضبوط بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

سردار محمد اختر

فیصل آباد

آپ کی تجویز کا شکریہ۔ ہم نے صحافیوں کے لئے پہلے ہی اس طرح کا پروگرام شروع کر رکھا ہے۔

ایڈیٹر

I found Khabr-o-Nazar very informative as it has authentic information about American society and politics and U.S.-Pakistan relations. I want to give a suggestion that in your regular series 'Visit the 50 States, please include the map of the state which would help the readers.

Hadiqa Aamer,
(City not mentioned)

Khabr-o-Nazar is a very interesting and informative magazine and being a voracious reader, I anxiously wait for it every month. I hope that this magazine can play a pivotal role in further strengthening the bilateral relations of the United States and Pakistan. The article on the World Earth Days in the May issue of Khabr-o-Nazar was very interesting.

Mussarat Muskan,
Bahawalpur

Khabr-o-Nazar provides very valuable information about the financial assistance the United States gives to improve various sectors of Pakistan's economy, including energy, defense, education and health. The enormous U.S. aid for the victims of the October 2005 earthquake in Pakistan is also worth mentioning as it highlights the friendly relations between the two countries. I congratulate the entire Khabr-o-Nazar team for such an interesting and informative magazine.

Sheikh Ghias Ahmed Siddiqui,
Attock

Khabr-o-Nazar is not only a source of information for the Pakistani masses, but is also playing an important role to connect our citizens with the U.S. Embassy. In the long run, I think, this initiative will help in removing many misunderstandings that Pakistani masses have about the United States. The May issue covered a wide range of topics from the World Nuclear Summit to the U.S.-funded development projects underway in Pakistan which also included the renovation and rehabilitation of various shrines of renowned saints.

Javed Iqbal Baloch,
Islamabad

I appreciate the valuable information being published in Khabr-o-Nazar. The June 2010 issue carried valuable news pertaining to the grant of stipends to talented Pakistani students for higher education in the United States. The Orientation Workshop" for these fortunate students under the aegis of the U.S. Educational Foundation before they proceed to America will help remove misunderstandings between the American and the Pakistani masses.
It would be most appropriate if the U.S. government consider grants or stipends to seasoned Pakistani journalists to study in its educational institutes. It would also help in further strengthening the friendly ties between the two countries.

Sardar Muhammad Akhtar,
Faisalabad

Thank you for your suggestion. We do have such a program for journalists-Ed.

Clinton Visit
Further Cements Friendship

وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کے دورۂ پاکستان سے
دوستی کو مزید فروغ

Secretary of State Hillary Clinton visited Pakistan for two days, from July 18-19, to participate in the ongoing U.S.-Pak Strategic Dialogue on development and security that got a boost from the newly announced Pakistan-Afghanistan trade deal. She led the U.S. delegation in the second round of ministerial-level talks meant to improve Pakistan's management of water, expand energy capacity and address gender equity, just some of the 13 areas included in the Strategic Dialogue which is a continuing process between our two countries. The talks were aimed at the larger U.S. goal of deepening ties with Pakistan and its people. She also announced an additional aid package worth $500 million for development projects, including hospitals and new dams to resolve the power crisis in Pakistan.

وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے 19-18 جولائی کو پاکستان کا دو روزہ دورہ کیا اور ترقی اور سلامتی کے بارے میں پاک۔امریکہ جامع مذاکرات میں شرکت کی۔ان مذاکرات کو پاکستان اور افغانستان کے درمیان طے پانے والے نئے تجارتی سمجھوتے سے تقویت ملی۔ وزیر خارجہ نے پاکستان کے ساتھ وزارتی سطح کے مذاکرات کے دوسرے دور میں امریکی وفد کی قیادت کی جن کا مقصد پاکستان میں آبی وسائل کے انتظامات بہتر بنانا، بجلی کی پیداوار بڑھانا اور صنفی مساوات کو فروغ دینا ہے۔ یہ چند ایک امور اُن 13 شعبوں کا حصہ ہیں جو جامع مذاکرات میں شامل ہیں۔جامع مذاکرات دونوں ملکوں کے درمیان ایک جاری عمل ہے۔ یہ مذاکرات امریکہ کی اس خواہش کی عکاسی کرتے ہیں کہ پاکستان اور اس کے عوام کے ساتھ تعلقات میں گہرائی پیدا کی جائے۔ وزیر خارجہ نے پاکستان میں

Secretary Clinton held meetings with President Asif Ali Zardari and Prime Minister Syed Yousuf Raza Gilani and discussed with them matters relating to the Strategic Dialogue, bilateral relations, the situation in the region, war against terrorism, and mutual cooperation and assistance to Pakistan. Clinton also witnessed the signing of a transit trade agreement between Pakistan and Afghanistan

Secretary Clinton interacted with Pakistanis from all walks of life during a town-hall meeting in Islamabad. Later she fielded a host of questions on a variety of subjects during a lively TV interview with a panel of Anchors and young journalists. "These conversations are not just theoretical. They affect the lives of people here and across this country," the secretary said, speaking at a town hall meeting in Islamabad."We want to try to solve problems that have troubled our nations and our relationship for decades. We want to contribute to building an enduring peace and lasting prosperity for Pakistan and this region. And we want to expand opportunities so that every boy or girl born in Pakistan has the chance to make the most of his or her God-given potential," she said.

The United States believes Pakistan can have a very positive future, she said. "But in order to do so, you have to invest in the most important capital there is - the human capital, in the education and health care and training and skills and employment of the Pakistan people. And we're going to try do everything we can to further that."

Clinton told reporters following the U.S.-Pakistan Strategic Dialogue that the projects being discussed reaffirm the United States' long-term commitment to improve security, protect the Pakistani people, help drive economic development, and strengthen Pakistani democratic institutions. The assistance also is designed to help end a legacy of mistrust, she added.

ترقیاتی منصوبوں کے لئے 500 ملین ڈالر کے نئے امدادی پیکیج کا بھی اعلان کیا جس کا مقصد ہسپتالوں کی حالت بہتر بنانا اور بجلی کا بحران حل کرنے کے لئے نئے ڈیم تعمیر کرنے میں مدد دینا ہے۔

وزیر خارجہ نے صدر آصف علی زرداری اور وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی سے بھی ملاقات کی اور ان سے جامع مذاکرات کے عمل، دوطرفہ تعلقات، علاقائی صورتحال، دہشت گردی کے خلاف جنگ، باہمی تعاون اور پاکستان کو امداد کی فراہمی پر بات چیت کی۔ وزیر خارجہ نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی راہداری کے سمجھوتے پر دستخطوں کی تقریب میں بھی شرکت کی۔

انھوں نے اسلام آباد میں ایک ٹاؤن ہال میٹنگ میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے پاکستانیوں سے بھی ملاقات کی۔ بعد میں ایک ٹی وی انٹرویو میں، جس میں ٹی وی کے میزبانوں اور نوجوان صحافیوں نے شرکت کی، وزیر خارجہ نے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔ انھوں نے کہا، ''ہم جو مذاکرات کر رہے ہیں، وہ محض نظریاتی نوعیت کے نہیں۔ ان کا تعلق ایسے معاملات سے ہے جو پاکستان کے لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کر رہے ہیں۔'' اسلام آباد میں ٹاؤن ہال میٹنگ میں انھوں نے کہا، ''ہم وہ مسائل حل کرنا چاہتے ہیں، جو کئی عشروں سے دونوں ملکوں کے تعلقات پر بُری طرح اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ہم پاکستان اور پورے خطے میں امن اور خوشحالی کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ تعمیری مواقع پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ پاکستان میں پیدا ہونے والا ہر لڑکا اور ہر لڑکی اپنی خداداد صلاحیتوں کو پوری طرح پروان چڑھا سکے۔''

انھوں نے کہا ہم سمجھتے ہیں پاکستان کا مستقبل بہت روشن ہے،'' لیکن اس کے لئے پاکستان کو اپنے بہترین اثاثے یعنی اپنے عوام کے لئے سرمایہ کاری کرنا ہوگی۔ پاکستان کے عوام کی تعلیم و تربیت اور علاج معالجے کے کام میں ہم پاکستان کی ہر ممکن مدد کرنے کو تیار ہیں۔''

ہیلری کلنٹن نے صحافیوں کو پاک۔امریکہ جامع مذاکرات کے حوالے سے بتایا کہ جن منصوبوں پر بات ہو رہی ہے، اُن سے امریکہ کی اس خواہش کی عکاسی ہوتی ہے کہ پاکستان کو امن و امان کی صورتحال بہتر بنانے، عوام کے تحفظ، اقتصادی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور جمہوری ادارے مضبوط بنانے میں مدد دی جائے۔ اس مدد کا ایک مقصد دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد کے فقدان کو دور کرنا بھی ہے۔

Ambassador Holbrooke Pledges Additional $11.1 Million in Humanitarian Assistance

سفیرھالبروک جانب سے لڑائی سے متاثرہ علاقوں کیلئے 11.1 ملین ڈالرکی اضافی امداد فراھم کرنے کا وعدہ

The Special Representative for Afghanistan and Pakistan Ambassador Richard Holbrooke has pledged an additional $11.1 million in humanitarian assistance for Pakistanis affected by the conflict in Khyber Pakhtunkhwa Province and the Federally Administered Tribal Areas of Pakistan.

$4 million will be directed through the World Health Organization for provision of life-saving health services, including maternal, newborn, child healthcare and provision of essential medicines and supplies to the affected people. This pledge helps to address pressing needs and acute funding shortfalls in the health sector that threaten the delivery of emergency assistance to millions of Pakistanis.

United Nations High Commissioner for Refugees (UNHCR) will receive $4.1 million for camp coordination and camp management, provision of emergency shelter and non-food items, and protection activities in support of 1.4 million Pakistanis who remain displaced. The funds will also assist host families who have sheltered nearly 90 percent of displaced Pakistanis during the course of the conflict and help almost 2 million Pakistanis who have returned home.

The remaining $3 million will go to the International Committee of the Red Cross (ICRC) for provision of food and essential household items to displaced families and host communities, and reunification of families separated by the conflict, and in support of the Pakistan Red Crescent Society.

The United States has contributed $173.9 million in humanitarian assistance to Pakistan thus far in Fiscal Year 2010. The announcement of additional funding further demonstrates the American people's continuing support and commitment to the people of Pakistan.

امریکہ کے خصوصی نمائندہ برائے افغانستان و پاکستان رچرڈ ہالبروک نے آج اسلام آباد میں صوبہ خیبر پختونخوا اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں لڑائی سے متاثرہ علاقوں کے لوگوں کیلئے انسانی ہمدردی کی بنیادوں پر 11.1 ملین ڈالر کی اضافی امداد فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

4 ملین ڈالر صحت کے عالمی ادارہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کو زندگی بچانے والی طبی خدمات کی فراہمی کیلئے دیئے جائیں گے، جن میں ماؤں، نوزائیدہ بچوں اور دیگر بچوں کی دیکھ بھال، تولیدی صحت اور خاندانی منصوبہ بندی، نفسیاتی اعانت، معذور ہونے والے افراد کی بحالی کی خدمات اور متاثرہ آبادیوں میں ضروری ادویات اور دیگر اشیاء کی فراہمی شامل ہیں۔اس مجوزہ امداد سے ضرورتوں کو پورا کرنے اور صحت کے شعبہ میں فنڈز کی شدید کمی کو پورا کرنے میں مدد ملے گی جس کے باعث لاکھوں پاکستانیوں کو ہنگامی بنیادوں پر امداد کی فراہمی کو خطرات لاحق ہیں۔

4.1 ملین ڈالر کی امداد اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے پناہ گزین (یو این ایچ سی آر) کو کیمپوں کو مربوط بنانے اور اُن کا انتظام وانصرام کرنے اور اُن 14 لاکھ پاکستانیوں کو ہنگامی بنیادوں پر سر چھپانے کے ٹھکانے، اشیائے خوردونوش کے سوا دیگر سامان اور تحفظ فراہم کرنے کی سرگرمیوں کے لئے دیئے جائیں گے جو ابھی تک بے گھر ہیں اور میزبان گھرانوں کو جنہوں نے لڑائی کے دوران بے گھر ہونے والے 90 فیصد پاکستانی خاندانوں کو پناہ دی اور 1.95 ملین پاکستانیوں کو بھی امداد دی جائے گی جو اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ہیں۔

بقایا تین ملین ڈالر انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس (آئی سی آر سی) کو دیئے جائیں گے جس سے بے گھر خاندانوں اور میزبان آبادیوں کو خوراک اور ضروری گھریلو اشیاء کی فراہمی، کیمپوں کے انتظام وانصرام، طبی امداد اور جسمانی طور پر بحال کرنے کی خدمات مہیا کرنے اور لڑائی کے دوران بچھڑ جانے والوں کو اُن کے خاندانوں سے ملانے، بین الاقوامی انسانی ہمدردی کے قوانین کے فروغ اور پاکستان کی ہلال احمر سوسائٹی کو امداد مہیا کی جائے گی۔

امریکہ 2010ء کے مالی سال کے دوران اب تک پاکستان کو انسانی ہمدردی کی بنیادوں پر 173.9 ملین ڈالر کی امداد فراہم کر چکا ہے۔ اضافی فنڈز کے بارے میں آج کا اعلان امریکی عوام کی جانب سے پاکستان کے عوام کو مسلسل امداد اور وابستگی کا عکاس ہے۔

United States Urges Donors to Do More

امریکہ کا امداد دینے والے ممالک پر پاکستان کیلئے مزید اعانت پر زور

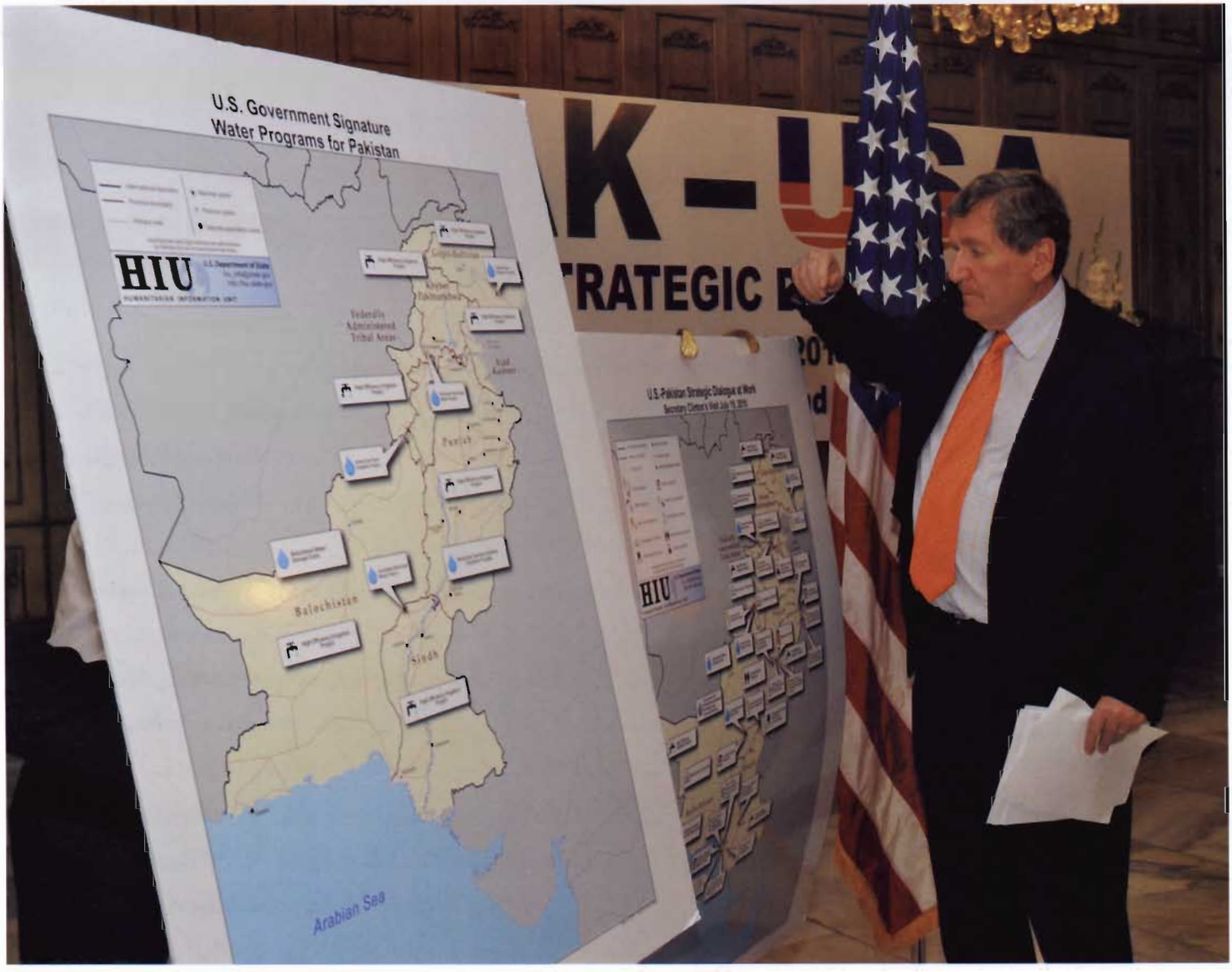

Ahead of Clinton's visit, Special Representative for Afghanistan and Pakistan Richard Holbrooke urged international donors to deliver on more of the pledges of assistance to Pakistan that were made at the April 2009 Tokyo Donors' Conference.

Speaking at a meeting of the Friends of Democratic Pakistan (FODP) in Islamabad July

وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کے دورۂ پاکستان سے پہلے افغانستان اور پاکستان کے لئے امریکہ کے خصوصی نمائندے رچرڈ ہالبروک نے امداد دینے والے ملکوں پر زور دیا کہ انھوں نے اپریل 2009 میں ٹوکیو امدادی کانفرنس میں پاکستان کی امداد کے جو وعدے کئے تھے وہ پورے کئے جائیں۔

17 جولائی کو اسلام آباد میں فرینڈز آف ڈیموکریٹک پاکستان فورم کے اجلاس سے

17, Holbrooke noted that so far the international community has disbursed or obligated $1.7 billion of the $5.2 billion that was pledged. He urged every donor nation to "aim to deliver additional assistance" before an October 14–15 ministerial conference that will be held in Brussels.

He said the United States has so far delivered $520 million of the $1 billion it has pledged for projects to improve social support, health, education, energy and water, adding, "We will deliver the remainder as promised."

Holbrooke welcomed the completion of a business plan between the Asian Development Bank and the Pakistani government to improve Pakistan's energy sector, and he endorsed recommendations made in a bank report that call for a "systematic, integrated approach to resolve the impediments to Pakistan's energy solvency phased over the next three years."

It will be important for the Pakistani government to implement badly needed reforms, and for the FODP to help facilitate both public and private international investment in the energy sector, Holbrooke said.

"For the U.S., be assured that we will use this framework you produced to orient our assistance in energy," he said.

He said the FODP also needs to continue prioritizing the needs of people displaced or dependent on external support in Pakistan's northwest, and he also urged the FODP to focus on Pakistan's water issues ahead of the Brussels conference.

خطاب کرتے ہوئے ہالبروک نے کہا کہ مختلف ملکوں نے پاکستان کے لئے 5.2 بلین ڈالر کی جس امداد کا اعلان کیا تھا اس میں سے اب تک صرف 1.7 بلین ڈالر فراہم کئے گئے ہیں یا ان کی منظوری دی گئی ہے۔ تمام ملکوں کو چاہئے کہ وہ وزارتی کانفرنس سے پہلے، جو 15-14 اکتوبر کو برسلز میں ہورہی ہے، پاکستان کو ''اضافی امداد'' دیں۔

انھوں نے کہا امریکہ نے پاکستان میں مختلف منصوبوں کے لئے ایک بلین ڈالر کی جس امداد کا اعلان کیا تھا، اس میں سے 520 ملین ڈالر فراہم کئے جا چکے ہیں تا کہ سماجی بھلائی، صحت، تعلیم، توانائی اور پانی سے متعلق منصوبوں پر کام کیا جائے۔ ''ہم وعدے کے مطابق باقی ماندہ امداد بھی فراہم کردیں گے۔''

ہالبروک نے ایشیائی ترقیاتی بنک اور حکومت پاکستان کے درمیان طے پانے والے اُس معاہدے کا خیر مقدم کیا، جس کا مقصد پاکستان کے توانائی کے شعبے کو بہتر بنانا ہے۔ انھوں نے بنک کی رپورٹ میں پیش کی جانے والی سفارشات کی حمایت کی، جن میں کہا گیا ہے کہ ''ایک منظم اور مربوط پالیسی اپنانے کی ضرورت ہے تا کہ آئندہ تین سال کے دوران پاکستان میں توانائی کی پیداوار میں حائل رکاوٹیں دور کی جاسکیں۔''

انھوں نے کہا جہاں ایک طرف یہ ضروری ہے کہ پاکستان کی حکومت اُن اصلاحات پر عمل کرے، جن کی اشد ضرورت ہے، وہیں دوسری طرف فرینڈز آف ڈیموکریٹک پاکستان فورم کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ پاکستان میں توانائی کے شعبے کے لئے بین الاقوامی نجی اور سرکاری سرمایہ کاری میں مدد دے۔

انھوں نے کہا ''جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے، ہم یقین دلاتے ہیں کہ آپ نے جو لائحہ عمل تیار کیا ہے، ہم اُس کے مطابق توانائی کے شعبے کے لئے امداد فراہم کریں گے۔''

رچرڈ ہالبروک نے کہا فرینڈز آف ڈیموکریٹک پاکستان فورم کو چاہئے کہ وہ پاکستان کے شمال مغربی علاقے میں بے گھر ہونے والے اور امداد کے ضرورتمند لوگوں کی مدد کو ترجیح دے۔ اسی طرح برسلز کانفرنس سے پہلے پاکستان کی پانی کی ضروریات پر بھی توجہ دی جائے۔

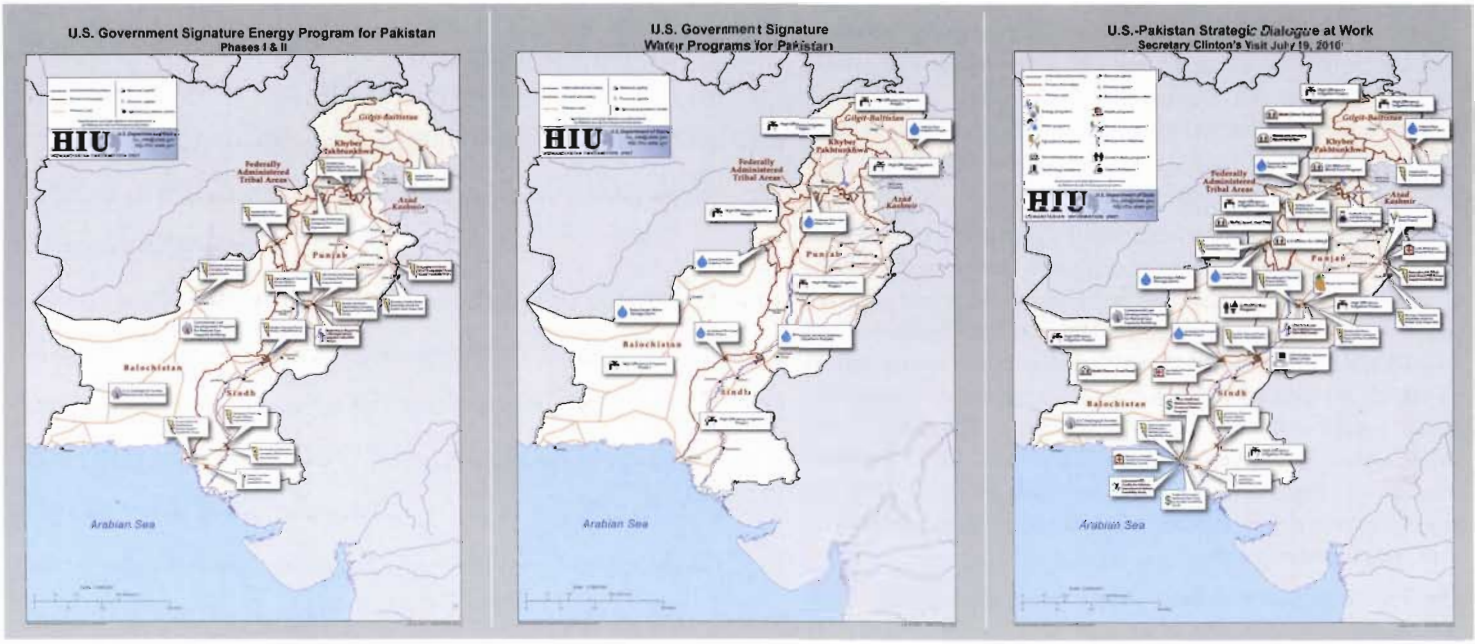

Embassy celebrates July 4th سفارتخانے میں ۴ جولائی کو ہونے والی تقریب کا منظر

America Celebrates July 4th

امریکہ کا یوم آزادی 4 جولائی

The United States celebrates its Independence Day on July 4, a day of patriotic celebration and family events throughout the country. In the words of Founding Father John Adams, the holiday would be "the great anniversary festival. It ought to be commemorated as the day of deliverance. ... It ought to be solemnized with pomp and parade, with shows, games, sports, guns, bells, bonfires, and illuminations, from one end of this continent to the other, from this time forward forever more."

The Fourth of July holiday is a major civic occasion, with roots deep in the American tradition of political freedom. Each year crowds of visitors flock to the National Mall — the grassy expanse between the U.S. Capitol and the Washington Monument — for the Smithsonian Folk-life Festival, which always takes place on two weekends overlapping the Fourth of July holiday. This year's festival celebrates Mexico, Asian-Pacific-American culture, and the work of Smithsonian researchers, curators and other specialists.

Throughout the United States, Fourth of July fireworks displays are popular, from the spectacular exhibition on the National Mall to more modest fireworks shows in city parks across the land. In New York City, Macy's department store sponsors what it bills as the nation's largest July 4 fireworks display. This year the 30-minute show featured 40,000 shells launched from six barges afloat in the Hudson River. Macy's estimates that more than 3 million will watch in person and that millions more will see it on television.

"The Fourth" is a family celebration. Picnics and barbeques are common. July is summer in the United States, and millions of Americans escape the heat at beaches and other vacation spots. Independence Day is not among the legal holidays fixed on a Monday or Friday, but many employees use vacation time to create an extended weekend.Construction of important public works sometimes begins on July 4. The Erie Canal, Washington Monument and Baltimore and Ohio Railroad (the nation's first) all broke ground on Independence Day. The date reflects a desire symbolically to stamp these projects as true civic improvements.

The Fourth of July is a time when elected officials and other

امریکہ میں 4 جولائی کو یوم آزادی منایا جاتا ہے۔ اِس دن لوگ جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ملک بھر میں خاندانی اور سماجی تقریبات منعقد کرتے ہیں۔ بانی امریکہ جان ایڈمز کے بقول 4 جولائی کی تعطیل ''ایک عظیم سالانہ جشن کے طور پر منائی جائے گی۔ یہ دن یوم نجات کے طور پر منایا جانا چاہئے۔ یہ دن پوری شان وشوکت، پریڈز، کھیلوں، توپوں کی سلامی، گھنٹیوں کی گونج، آگ کے الاؤ اور چراغاں کے ذریعے منایا جانا چاہئے۔ یہ ایک ایسا دن ہے جس کا جشن براعظم کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور آج کے دن سے لے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منایا جانا چاہئے۔''

4 جولائی کی تعطیل ایک بہت بڑا سماجی تہوار سمجھا جاتا ہے اور اس کی جڑیں سیاسی آزادی کی امریکی روایت میں بہت گہری ہیں۔ ہر سال بہت بڑی تعداد میں لوگ اسمتھسونین لوک میلے میں شرکت کے لئے نیشنل مال آتے ہیں۔ جو یو ایس کیپیٹل اور یادگار واشنگٹن کے درمیان وسیع سبزہ زار ہے۔ لوک میلہ دو اختتام ہفتہ کے درمیانی عرصہ پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں چار جولائی کی تعطیل بھی شامل ہوتی ہے۔ اس سال اس میلے کے ذریعے میکسیکو۔ ایشیا۔ بحرالکاہل کا امریکی کلچر اور اسمتھسونین محققین، منتظمین اور دوسرے ماہرین کے کام کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ چار جولائی کے آتشبازی کے مظاہرے امریکہ بھر میں بہت مقبول ہیں۔ ان میں نیشنل مال پر ہونے والے عظیم مظاہرے سے لے کر ملک بھر میں شہروں کی پارکوں میں ہونے والے آتشبازی کے چھوٹے چھوٹے مظاہرے شامل ہیں۔

نیویارک شہر میں میسی ڈیپارٹمنٹ اسٹور چار جولائی کو ملک کے سب سے بڑے آتشبازی کے مظاہرے کا انتظام کرتا ہے۔ اس سال 30 منٹ کے مظاہرے کے دوران 40,000 گولے استعمال کئے گئے جو دریائے ہڈسن میں چھ بجروں سے چلائے گئے۔ میسی کے اندازے کے مطابق تین ملین سے زیادہ لوگوں نے ذاتی طور پر اور کروڑوں نے ٹی وی پر یہ مظاہرہ دیکھا۔

''4 جولائی'' کا دن ایک خاندانی تہوار کی بھی حیثیت رکھتا ہے۔ اس موقع پر بالعموم پکنک اور باربی کیو کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ امریکہ میں جولائی کا مہینہ گرمیوں کا مہینہ ہوتا ہے اور لاکھوں امریکی گرمی سے بچنے کے لئے ساحلوں اور دوسرے تفریحی مقامات کا رخ کرتے ہیں۔ یوم آزادی کی تعطیل اُن قانونی تعطیلات میں شامل نہیں جو پیر یا جمعے کو منائی جاتی ہیں۔ تاہم بہت سے ملازمین اس تعطیل کو طویل اختتام ہفتہ میں شامل کر لیتے ہیں۔

اکثر اوقات اہم سرکاری عمارات کی تعمیر بھی چار جولائی کو شروع ہوتی ہے۔ ایری کینال، یادگار واشنگٹن اور بالٹی مور اور اوہائیو ریل روڈ (ملک میں تعمیر ہونے والی پہلی ریل روڈ)، ان تمام کا سنگ بنیاد یوم آزادی کے موقع پر رکھا گیا۔ چار جولائی کی تاریخ لوگوں کی اس خواہش کی عکاسی کرتی ہے کہ عظیم قومی منصوبوں کو شہری ترقی کی حقیقی

علامت بنانا چاہئے۔

چار جولائی کو بالعموم ممتاز شخصیات اور منتخب نمائندے امریکی روایات اور اقدار کے بارے میں تقریریں کرتے ہیں اور ان کی خوبیاں اور خصوصیات بیان کرتے ہیں۔ یوم آزادی نے قوم کو کئی یادگار اور ولولہ انگیز تقریریں سننے کا موقع بھی فراہم کیا ہے۔ 1788 میں بانی امریکہ جیمز ولسن نے فلاڈلفیا میں ایک اجتماع سے خطاب کیا تھا، جو نومولود مملکت کی تاریخ کا چار جولائی کا اس وقت تک کا غالباً سب سے بڑا اجتماع تھا۔ انھوں نے ہم وطنوں پر زور دیا کہ وہ مجوزہ آئین کی توثیق کریں۔ اپنے خطاب میں انھوں نے کہا تھا، ''ایک آزادی پسند اور روشن خیال قوم کو، ایک نئی طرز حکومت قائم کرنے کے لئے مجوزہ آئین کی توثیق کرنا چاہئے۔ پوری قوم کو اپنی پہلی اور سب سے بڑی قوت استعمال کرنا چاہئے۔ یعنی خودمختاری کی قوت استعمال کرنا چاہئے جو حقیقی اور لامحدود ہے۔''

چار جولائی 1852 کو سیاہ فام صحافی اور غلامی کے مخالف لیڈر فریڈرک ڈگلس نے غلامی کی خرابیوں پر تنقید کی، جو اس وقت امریکہ کے جنوبی علاقوں میں رائج تھی، لیکن ساتھ ہی انھوں نے اُن قوتوں کی بھی نشاندہی کی، جنھیں ''اعلان آزادی سے، اُس کے عظیم اصولوں سے اور امریکی اداروں کی صلاحیتوں سے حوصلہ ملا ہے، جنھیں غلامی کے خاتمے کے لئے کام کرنا چاہئے۔''

90 سال بعد دوسری عالمی جنگ کے تاریک ترین لمحات میں صدر فرینکلن ڈی روزویلٹ نے قوم کو امریکہ کی تحریک آزادی کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہا تھا، ''امریکی انقلاب کے لئے جدوجہد کرنے والی تھکی ماندی، فاقہ کش اور غیر مسلح فوج کے لئے۔ چار جولائی کی تاریخ امید اور تقویت کا پیغام لے کر آئی تھی۔ یہ تاریخ اب بھی اپنے اندر یہی اثر رکھتی ہے۔ سخت جان اور نڈر جوان، جو اس مشکل گھڑی میں آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں، چار جولائی کے پیغام سے حوصلہ پاتے ہیں۔ جو خدا کی زمین پر آزادی سے رہنے کے حق کا پیغام ہے۔ یہ پیغام دنیا کے ہر حصے میں رہنے والے لوگوں، نسلوں، گروہوں اور اقوام کے لئے آزادی کا پیغام ہے۔'' امریکہ بھر میں سماجی رہنما چار جولائی کی تقریبات میں جو خطاب کرتے ہیں، ان میں اس پیغام کی گونج سنائی دیتی ہے اور ان کے سامعین اُس آزادی اور خودمختاری پر تشکر کا اظہار کرتے ہیں، جو امریکہ کے بانیوں نے تمام امریکیوں کے لئے حاصل کی۔

public figures often give speeches extolling American traditions and values. Independence Day has provided some of our nation's most stirring words of freedom. In 1788, Founding Father James Wilson addressed a Philadelphia gathering that was possibly the largest July 4 celebration in the young nation's history. He exhorted his fellow citizens to ratify the proposed Constitution. "A people, free and enlightened," he said, "establishing and ratifying a system of government ... A WHOLE PEOPLE exercising its first and greatest power -- performing an act of SOVEREIGNTY, ORIGINAL and UNLIMITED."

On July 4, 1852, the black journalist and abolitionist Frederick Douglass decried the evils of slavery, still prevalent in the American South at that time, but identified forces "drawing encouragement from the Declaration of Independence, the great principles it contains, and the genius of American Institutions in operation" that "must inevitably work the downfall of slavery."

Ninety years later, near the darkest moments of World War II, President Franklin D. Roosevelt reminded the nation that for the "weary, hungry, unequipped Army of the American Revolution ... the Fourth of July was a tonic of hope and inspiration. So is it now.... The tough, grim men who fight for freedom in this dark hour take heart in its message -- the assurance of the right to liberty under God -- for all peoples and races and groups and nations, everywhere in the world."Across the United States civic leaders echo these words, and their audiences give thanks for the freedom and liberties that the founding generation won for all Americans.

President Obama's message on

Independence

یومِ آزادی 2010 پر

صدر اوباما کا پیغام

Today we celebrate the 234th anniversary of the signing of the Declaration of Independence and the beginning of a great experiment, American democracy. In every corner of our country, we recall the valor and vision of patriots from Thirteen Colonies who declared independence from a powerful empire and gave birth to a new Nation. We gather in town centers and wave flags in parades not only to recall this history we share, but also to honor the vibrant and enduring spirit of America established on this day. For those gallant first Americans, such a Nation as ours may have seemed like an unattainable dream. Their concept was revolutionary: a government of, by, and for the people. Yet, our Founders' tenacity, resolve, and courage in the face of seemingly impossible odds became the bedrock of our country.

That essence has permeated our land and inspired generations of Americans to explore, discover, and redefine the outer reaches of our infinite potential. It has become the foundation of the American dream. This dream has not come without tremendous cost. From the farmers and tradesmen who served in militias during our American Revolution to the present day women and men protecting our Nation around the world, the sacrifices of our Armed Forces have been extraordinary.

Today we pay tribute to our service members, many of whom have paid the ultimate sacrifice. We also acknowledge the contributions and sacrifices of their loving families. It is

آج ہم اعلانِ آزادی پر دستخط ہونے اور ایک عظیم تجربے کے آغاز یعنی امریکی جمہوریت کے آغاز کی 234ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ ہم ملک کے کونے کونے میں تیرہ نوآبادیوں کے اُن محبانِ وطن کی جوانمردی اور دوراندیشی کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں جنھوں نے ایک طاقتور سلطنت سے آزادی حاصل کرنے کا اعلان کیا اور اس طرح ایک نئی قوم نے جنم لیا۔ ہم یومِ آزادی کی تقریبات منانے کے لئے ٹاؤن سنٹرز میں جمع ہوتے ہیں اور پرچم لہراتے ہوئے پریڈز کرتے ہیں۔ اس طرح ہم نہ صرف اپنی مشترکہ تاریخ کی یاد تازہ کرتے ہیں بلکہ امریکہ کی متحرک اور لازوال روایت کو بھی تازہ کرتے ہیں جو یومِ آزادی پر قائم ہوئی۔ اولین دور کے حوصلہ مند امریکیوں کے سامنے امریکی قوم کو وجود میں لانا ایک ایسا خواب تھا جسے شرمندہ تعبیر کرنا آسان نہیں تھا۔ اُن کا تصور انقلابی تصور تھا: ایک ایسی حکومت کا قیام، جو عوام کی حکومت ہو، عوام کی منتخب کردہ ہو اور جو عوام کی خاطر قائم کی گئی ہو۔ لیکن تمام

Day, 2010

their heroism that has paved the remarkable path of freedom's march. Just as this day serves as a reminder of the immeasurable bravery of those who have made America what it is today, it also renews in us the solemn duty we share to ensure our Nation lives up to its promise. We must not simply commemorate the work begun over two and a quarter centuries ago; we are called to join together, hoist their mantle upon our shoulders, and carry that spirit of service into tomorrow.

America again faces a daunting set of challenges, yet our history shows these are not insurmountable. We need only to draw upon the perseverance of those before us -- our Founders who declared and fought for their ideals; our ancestors who emigrated here and struggled to build a better future for their children; and our pioneers and entrepreneurs who blazed trails that have continually expanded our horizons. Their spirit -- our spirit -- will guide our Nation now and in our bright future. On our Nation's birthday, may we come together in the enduring spirit of America to begin that work anew. I wish you all the best for a happy Fourth of July.

May God Bless all those who serve, and may God Bless the United States of America.

BARACK OBAMA

ترمشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود بانیانِ امریکہ نے جس ثابت قدمی اور عزم وحوصلے سے کام لیا، وہ ہمارے ملک کی مضبوط بنیاد ثابت ہوا۔ اُن کا یہ جذبہ ہمارے رگ وپے میں سرایت کر چکا ہے اور اسی جذبے نے نسل در نسل امریکیوں کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ امریکہ کی لامحدود صلاحیتوں کی تلاش و جستجو جاری رکھیں اور اسے نئی وسعتیں دیں۔ یہی امریکی خواب کی بنیاد ہے۔ اس خواب کی تعبیر بھاری قیمت چکانے کے بعد حاصل ہوئی ہے۔ اُن کسانوں اور تاجروں سے لے کر، جنھوں نے انقلاب امریکہ کے دوران فوجی خدمات انجام دیں، آج کی اُن خواتین اور مَردوں تک، جو قومی مفادات کی حفاظت کی خاطر دنیا بھر میں خدمات انجام دے رہے ہیں، سب نے غیر معمولی قربانیاں دی ہیں۔ ہم اپنے فوجیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جن میں سے کئی ایک نے فرائض کی بجا آوری کے دوران اپنی جان تک قربان کر دی ہے۔ ہم ان فوجیوں کے اہل خانہ کے حوصلے اور ہمت کی بھی داد دیتے ہیں۔ یہ اُن کی جان نثاری کا جذبہ ہی ہے، جس نے آزادی کی طرف پیشقدمی کی راہ ہموار کی ہے۔ یہ دن جہاں اُن لوگوں کی جرات و بہادری کی یاد تازہ کرتا ہے، جنھوں نے امریکہ کو امریکہ بنایا، وہیں یہ دن ہمارے اندر اُس فریضہ کی تکمیل کا عزم بھی تازہ کرتا ہے، جو ہم سب نے اپنی قوم کو عظیم سے عظیم تر بنانے کے لئے انجام دینا ہے۔ ہمیں محض اُس کام کو یاد نہیں کرنا جو سوا دو سو سال پہلے شروع کیا گیا تھا بلکہ ہمیں متحد اور یکجان ہو کر اس کام کو آگے بڑھانا اور اگلی نسلوں کو منتقل بھی کرنا ہے۔ امریکہ کو آج پھر کٹھن چیلنج درپیش ہیں لیکن ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ یہ چیلنج ناقابل تسخیر نہیں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے بانیوں کی ثابت قدمی سے سبق سیکھیں اور اُن کے نقش قدم پر چلیں، جنھوں نے عظیم اصولوں پر کاربند رہنے کا اعلان کیا اور اس کی خاطر جدوجہد کی۔ ہمارے بزرگوں نے، جو ہجرت کر کے یہاں آئے اور اپنے بچوں کا مستقبل بہتر بنانے کے لئے جدوجہد کی۔ ہمارے پیشروؤں اور کاروباری منتظمین نے نئی نئی راہیں تلاش کیں۔ ان کا جذبہ۔ ہمارا جذبہ۔ آج بھی ہماری رہنمائی کرے گا اور کل بھی۔ آزادی کی سالگرہ پر ہم امریکہ کے اس لازوال جذبے کو سربلند رکھنے کا عہد کرتے ہیں۔ میں آپ سب کو چار جولائی کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

خداوند امریکہ کو اور ان تمام لوگوں کو، جو امریکہ کے لئے خدمات انجام دے رہے ہیں، اپنی برکتوں سے نوازے۔

باراک اوباما

Unique Music of July 4th Reflect Nation's Diversity

4 جولائی کی منفرد موسیقی امریکی معاشرے کے تنوع کی عکاس

Patriotic songs that have become staples of U.S. Independence Day celebrations reflect our nation's history and the contributions of immigrants to the country's diverse culture.

John Philip Sousa

(AP Photo)

At its July 4th concerts, the Marine Corps Band includes "music that represents the full spectrum" of U.S. songwriting talent, says Master Gunnery Sergeant Mike Ressler of the Marine Corps Band Library. "Often when the band is appearing at the White House, we're accompanied by a jazz combo that performs music that's more contemporary. At the same time, there are some pieces we play, featuring fife and drums, that evoke the [U.S.] Colonial era."

Outdoor evening concerts usually are followed by fireworks. For Americans, strains of John Philip Sousa's "The Stars and Stripes Forever" or George M. Cohan's "Yankee Doodle Dandy" evoke July 4 memories.

"The Star-Spangled Banner" (written in 1814 by lawyer/poet Francis Scott Key and declared the national anthem in 1931) is invariably played on Independence Day. The song's rousing refrain recalls the early struggles of a nation. Less than two decades after the debut of "The Star-Spangled Banner," the Reverend Samuel Francis Smith wrote the lyrics to "My Country, 'Tis of Thee" (adapted from the British national anthem "God Save the Queen"), which became a patriotic staple.

In the late 19th century, classics of the Civil War era were added to the national repertoire, notably "Battle Cry of Freedom" and "Battle Hymn of the Republic."

"America the Beautiful" appeared as a poem in 1895, written by Katharine Lee Bates, a professor at Wellesley College. In the early 1900s, it was set to music by Samuel A. Ward and achieved national popularity.

According to John Edward Hasse, curator of American music at the Smithsonian Institution, the nation's stock of

امریکہ کے قومی نغمے، جو امریکہ کے یوم آزادی کی تقریبات کا ایک لازمی حصہ بن چکے ہیں، قوم کی تاریخ اور متنوع ثقافت کے لئے تارکین وطن کی خدمات کی عکاسی کرتے ہیں۔

میرین کور بینڈ لائبریری کے ماسٹر گنری سارجنٹ مائیک ریسلر کہتے ہیں، چار جولائی کی موسیقی کی محفلوں میں میرین کور بینڈ ''ایسی موسیقی پیش کرتا ہے جو نغمہ نگاری کی امریکی صلاحیت کے تمام پہلوؤں کو سامنے لاتی ہے۔'' وہ کہتے ہیں، ''اکثر جب بینڈ وائیٹ ہاؤس میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتا ہے تو ہمارے ساتھ جاز موسیقی بجانے والے سازندوں کا طائفہ بھی ہوتا ہے جو ایسی موسیقی پیش کرتا ہے جو موجودہ دور سے زیادہ ہم آہنگ ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم موسیقی کے ایسے نمونے بھی پیش کرتے ہیں جن میں فائیف بگل اور ڈھول استعمال ہوتا ہے جس سے امریکہ کے نوآبادیاتی دور کی یاد تازہ ہوتی ہے۔''

شام کو آؤٹ ڈور موسیقی کی محفلوں کے بعد عموماً آتشبازی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ قومی نغموں میں جان فلپ سوسا کا نغمہ ''The Star and Stripes Forever'' یا جارج ایم کوہن کا نغمہ 'Yankee Doodle Dand'' چار جولائی کی یادیں تازہ کرنے میں سرفہرست ہیں۔

''The Star-Spangled Banner'' نغمہ (جسے وکیل اور شاعر فرانسس اسکاٹ کی نے 1814ء میں لکھا تھا اور جسے 1931ء میں قومی ترانہ قرار دیا گیا تھا) یوم آزادی کے نغموں کا لازمی حصہ ہے۔ اس نغمے کے اشعار قوم کی ابتدائی جدوجہد کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ اس قومی ترانے کے متعارف ہونے کے کوئی دو عشرے بعد ریورینڈ سیموئیل فرانسس اسمتھ نے مشہور و مقبول قومی نغمہ 'My Country, 'Tis of Thee'' کے بول لکھے جو برطانیہ کے قومی ترانے 'God Save the Queen'' سے ماخوذ کیا گیا ہے۔

19ویں صدی کے اواخر میں خانہ جنگی کے دور کے کلاسیکل نغمے بھی قومی نغموں کا حصہ بن چکے ہیں جن میں ''Battle Cry of Freedom'' اور 'Battle Hymn of the Republic'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

1895 میں ویلیسلی کالج کی پروفیسر کیتھرین لی بیٹس کی نظم 'America the Beautiful'' شائع ہوئی۔ 1900 کے اوائل میں سیموئیل اے وارڈ نے اس کی موسیقی ترتیب دی اور اسے قومی مقبولیت حاصل ہوگئی۔ اسمتھسونین انسٹی ٹیوشن کے امریکی میوزک کے مہتمم جان ایڈورڈ ہیس کے مطابق امریکہ کے قومی نغموں کے ذخیرے میں 19ویں کے اواخر اور 20ویں صدی کے اوائل میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ وہ کہتے ہیں امریکی

patriotic music grew significantly during the late 19th and early 20th centuries. Hasse says that Sousa (1854-1932), an American composer and son of a Bavarian mother and Portuguese father who immigrated to the United States, authored the most famous marches in the U.S. musical canon. Sousa's marches include "The Stars and Stripes Forever" and "Semper Fidelis" which takes its title from the Latin motto of the U.S. Marine Corps ("always faithful").

Hasse cited Cohan (1878-1942) as another songwriter who left a major imprint on the nation's musical heritage. Cohan, of Irish descent, was the son of stage performers who taught him to dance and sing. He authored a Broadway hit in 1904: the show Little Johnny Jones, which included his song "Yankee Doodle Boy" (better known as "Yankee Doodle Dandy"). Other Cohan hits include "You're a Grand Old Flag," "I Want to Hear a Yankee Doodle Tune," and the popular World War I song "Over There."

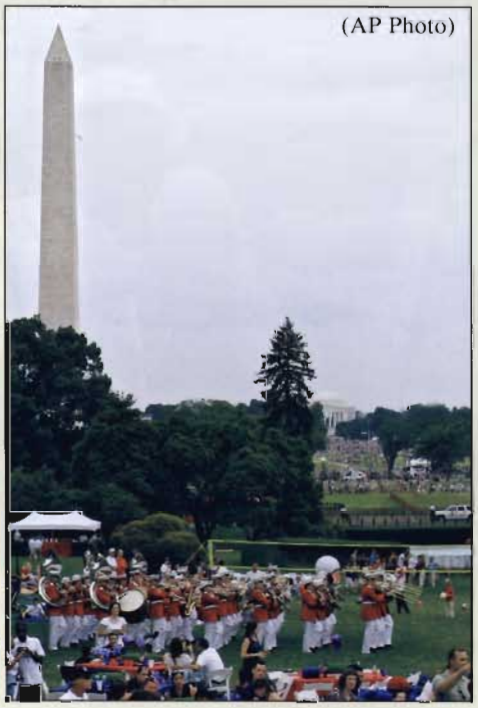
(AP Photo)

Hasse said Irving Berlin (1888-1989), an immigrant from what now is Belarus, expanded the nation's musical repertoire with "God Bless America." The song achieved "instant classic" status when sung by Kate Smith during a 1938 Armistice Day (commemorating the end of World War I) radio broadcast.

"God Bless America" is standard fare on July 4th, but it is not without its competitors. Woody Guthrie's "This Land Is Your Land" (1940) was "written as a response to 'God Bless America,' as a folk song. "The [musical] canon evolves slowly," Hasse said. Big-band swing music of the 1940s, popularized by the Glenn Miller Band, is played at many Independence Day concerts. So too are Neil Diamond's 1980 hit "Coming to America," which celebrates immigration to the United States, and Lee Greenwood's 1983 country-western hit "God Bless the USA."

Ressler described the patriotic standards performed by Marine Corps musicians, naming several of the classics that Hasse cited. But composers like Leonard Bernstein and Aaron Copland introduced "big changes to the nation's patriotic music," he said. "We'll perform symphonic dances from [Bernstein's 1957 Broadway musical] 'West Side Story,' which has almost achieved the status of a folk opera."

The Sousa marches are reliable crowd-pleasers. "There's no one piece that captures the 4th of July spirit better than 'Stars and Stripes Forever' -- it's very dramatic and exciting at the finale," he said. "We almost always conclude our concerts with it, not only because it's a great piece of music, but also because of the energy that we get back from the audience."

موسیقار سوسا(1854-1932) نے، جن کی والدہ بویریا اور والد پرتگال سے تعلق رکھتے تھے اور جو امریکہ میں آباد ہوگئے تھے، فوجی مارچ کے لئے سب سے مشہور دُھنیں ترتیب دیں۔ان میں "The Star and Stripes Forever" اور "Semper Fidelis" جیسے نغموں کی دُھنیں شامل ہیں۔ Semper Fidelis نغمے کا عنوان یو ایس میرین کور کے لاطینی نعرے (always faithful) سے لیا گیا ہے۔

ہیس نے ایک اور قومی نغمہ نگار کوہن(1878-1942) کا بھی ذکر کیا جس نے ملک کے موسیقی کے منظر نامے پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔آئرش نسل کے کوہن کے والدین اسٹیج فنکار تھے۔انھوں نے کوہن کو رقص اور موسیقی کی تربیت دی۔کوہن نے 1904 میں براڈوے کے تھیٹر میں مقبول ہونے والا ڈرامہ Little Johnny Jones تحریر کیا جس میں ان کا نغمہ "Yankee Doodle Boy" بھی شامل تھا (جو Yankee Doodle Dandy کے نام سے زیادہ مشہور ہے)۔ کوہن کے دوسرے نغموں میں "Your'r a Grand Old Flag" "I Want to Hear a Yankee Doodle Tune" اور پہلی عالمی جنگ کا مشہور نغمہ "Over There" شامل ہے۔

ہیس نے مزید بتایا کہ اِرونگ برلن(1888-1989) نے، جو بیلا رس کے علاقے سے ترک وطن کر کے امریکہ آباد ہوئے تھے، "God Bless America" کے نغمے کے ذریعے قوم کے موسیقی کے سرمائے میں گراں قدر اضافہ کیا۔اس نغمے نے اُس وقت ایک دم کلاسیک کا درجہ حاصل کر لیا جب کیٹ اسمتھ نے اسے 1938ء میں پہلی عالمی جنگ کے خاتمے کی یاد میں منائے جانے والے دن کے موقع پر ریڈیو پر گایا۔

God Bless America چار جولائی کی تقریبات کا مقبول ترین نغمہ ہے۔اس نغمے کا مقابلہ کرنے والے نغمے بھی لکھے گئے ہیں۔ووڈی گتھری نے God Bless America کے جواب میں 1940ء میں "This Land is Your Land" کے عنوان سے لوک نغمہ لکھا۔ہیس کہتے ہیں، "موسیقی کا سرمایہ آہستہ آہستہ بڑھتا ہے"۔یوم آزادی کی محفلوں میں بگ بینڈ سوِنگ میوزک بھی اکثر بجایا جاتا ہے جسے 1940ء کے عشرے میں گلین ملر بینڈ نے مقبول بنایا۔اسی طرح نیل ڈائمنڈ کا 1980ء کا نغمہ "Coming to America" بھی بہت مشہور ہے، جو امریکہ آ کر آباد ہونے والے لوگوں کے احساسات اور خدمات کی عکاسی کرتا ہے۔لی گرین وُڈ کا 1983ء کا نغمہ "God Bless the U.S.A." بھی بہت مقبول ہے۔

ماسٹر گنری سارجنٹ مائیک ریسلر نے میرین کور کے موسیقاروں کے گائے ہوئے قومی نغموں کے بارے میں بتاتے ہوئے ان کلاسیک نغموں کا بھی ذکر کیا، جن کا حوالہ ہیس نے دیا تھا۔انھوں نے کہا لیونارڈ برنسٹین اور آرون کاپ لینڈ جیسے موسیقاروں نے ملی نغموں میں بڑی بڑی جدتیں اور تبدیلیاں متعارف کرائیں۔برنسٹین کے 1957ء کے براڈوے میوزیکل کے سمفونی رقص کے نغمے "West Side Story" نے تقریباً لوک اوپیرا کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔

انھوں نے کہا سوسا کی تیار کردہ قومی دُھنیں لوگوں کو بہت پسند آتی ہیں۔"Stars and Stripes Forever" سے بڑھ کر کوئی ایسا ملی نغمہ نہیں جو چار جولائی کی حقیقی روح کی عکاسی کرتا ہو۔اس نغمے کا اختتامی حصہ بہت ڈرامائی اور ولولہ انگیز ہے۔ہم ہمیشہ اسی نغمے کے ساتھ محفل کا اختتام کرتے ہیں۔محض اس لئے نہیں کہ یہ موسیقی کا عظیم فن پارہ ہے بلکہ اس لئے بھی کہ سامعین اسے بہت پسند کرتے ہیں اور اس پر پُرجوش ردِعمل کا اظہار کرتے ہیں۔"

U.S. & Pakistan Establish Institute for Parliamentary Services (PIPS)

امریکہ اور پاکستان کی جانب سے

ادارہ برائے پارلیمانی خدمات کا قیام

The U.S. Deputy Chief of Mission Gerald M. Feierstein and Pakistan's National Assembly Speaker Dr. Fehmida Mirza are being given briefing on the Institute of parliamentary Services (PIPS) in Islamabad.

امریکہ کے ڈپٹی چیف آف مشن جیرالڈ فیئر اسٹائن اور قومی اسمبلی کی اسپیکر ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کو ادارہ برائے پارلیمانی خدمات کے بارے میں بریفنگ دی جارہی ہے۔

The Speaker of the National Assembly Dr. Fehmida Mirza and U.S. Deputy Chief of Mission Gerald M. Feierstein commemorated the official launch of construction for the new home of the Pakistan Institute for Parliamentary Services (PIPS). The Rs. 793 million project funded by the U.S. Agency for International Development (USAID), will serve as an independent research and training center for all of Pakistan's legislative branches.

"This is a momentous occasion in the parliamentary history of Pakistan," said Speaker Mirza. "This is part of our continuing efforts to make parliament strong and effective. The institute will provide exclusive research, analysis, and briefings for parliamentarians on public policy and legislative issues."

The four-floor, 55,000 sq. ft. state of the art facility will hold offices, seminar rooms, a library, and an auditorium. The institute will support PIPS professional development and orientation programs for parliamentarians and staff, data collection and assist parliamentarians. It will also conduct independent research on topical issues.

"This facility is a symbol of Pakistan's commitment to responsive, accountable governance and a bridge between the legislatures in Pakistan and the experience of parliamentary institutes around the world," Mr. Feierstein said. "This bridge can lead to diverse experiences for Pakistani legislators and open up new avenues for strengthening relationships between Pakistan and the community of democracies."

اسلام آباد۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کی اسپیکر ڈاکٹر فہمیدہ مرزا اور امریکہ کے ڈپٹی چیف آف مشن جیرالڈ ایم فیئر اسٹائن نے ایک تقریب میں باضابطہ طور پر پاکستانی ادارہ برائے پارلیمانی خدمات (پی آئی پی ایس) کی نئی عمارت کی تعمیر کا افتتاح کیا۔ امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) کے تعاون سے 793 ملین روپے کی لاگت سے بننے والا یہ مرکز پاکستان کے تمام قانون ساز اداروں کے لئے ایک خودمختار تحقیقی اور تربیتی مرکز کے طور پر خدمات انجام دے گا۔

اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے اسپیکر فہمیدہ مرزا نے کہا کہ یہ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں ایک انتہائی اہم موقع ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ پارلیمنٹ کو مضبوط اور مؤثر بنانے کے لئے کی جانے والی ہماری کوششوں کا حصہ ہے۔ یہ ادارہ ارکان پارلیمنٹ کے لئے عوامی پالیسی کے معاملات اور قانون سازی کے بارے میں کئے جانے والے اقدامات سے متعلق تحقیق، تجزیہ اور بریفنگز کا اہتمام کرے گا۔

55,000 مربع فٹ رقبے پر محیط اس چار منزلہ جدید ادارے میں دفاتر، سیمینار رومز، لائبریری اور آڈیٹوریم کی سہولیات موجود ہوں گی۔ یہ ادارہ پی آئی پی ایس کی جانب سے ارکان پارلیمنٹ اور متعلقہ ملازمین کی پیشہ ورانہ ترقی اور تعارفی پروگراموں میں اعانت، اعداد و شمار جمع کرنے، اُنہیں ترتیب دینے اور ارکان پارلیمنٹ کو اہم مسائل پر آزادانہ تحقیق کرنے میں مدد فراہم کرے گا۔

جیرالڈ فیئر اسٹائن نے کہا کہ یہ ادارہ ایک ذمہ دار، جوابدہ طرز حکمرانی کے پاکستانی عزم کی علامت ہے اور پاکستان کے قانون ساز اداروں اور دنیا بھر کے پارلیمانی اداروں کے تجربات کے مابین پل کا کردار ادا کرے گا۔ انھوں نے کہا کہ یہ پل پاکستانی ارکان پارلیمنٹ کی متنوع تجربات کی جانب راہنمائی کرسکتا ہے اور پاکستان اور جمہوریتوں کی برادری کے مابین تعلقات کو مضبوط بنانے کی نئی راہیں کھول سکتا ہے۔

Ambassador Patterson Leads Investment Mission

Calls on U.S. Business to Expand Pakistani Partnerships

سفیر پیٹرسن کی قیادت میں پاکستان کے سرمایہ کاری وفد کا دورۂ امریکہ

وفد کی طرف سے امریکی سرمایہ کاروں کو پاکستان سے شراکت داری بڑھانے کی دعوت

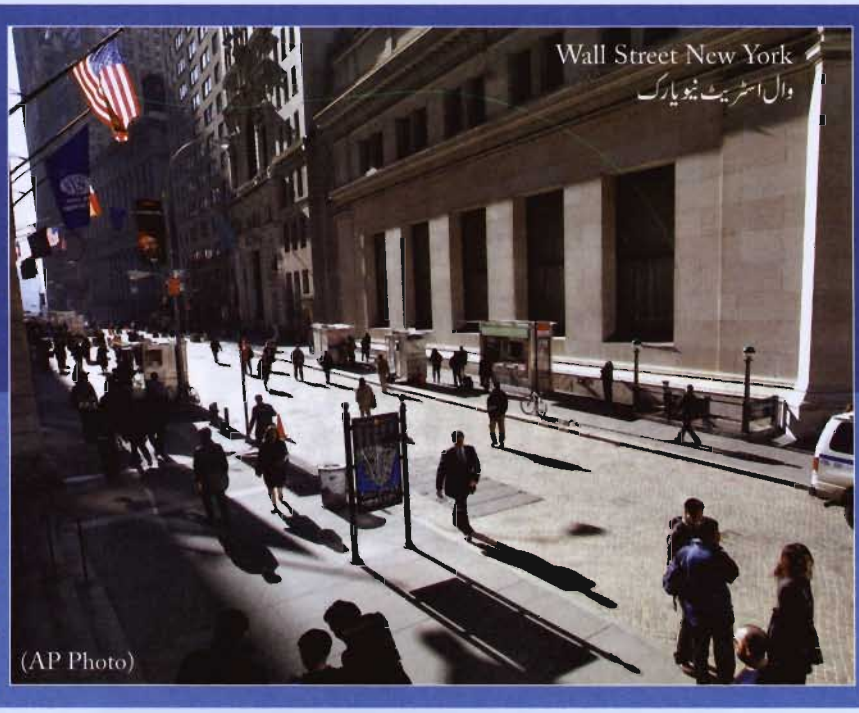
Wall Street New York
وال اسٹریٹ نیویارک
(AP Photo)

Ambassador Anne W. Patterson and Minister of State for Investment Saleem H. Mandviwalla led the third delegation of Pakistani business leaders to the U.S. as part of the Pakistan Business Ambassadors Program. Launched by the U.S. Embassy and the Pakistan Board of Investment (BOI) in April 2009, the program seeks to highlight Pakistan's successful business leaders and stimulate trade and investment opportunities between the two countries

"Economic growth and political stability are inextricably linked and the United States is committed to supporting the BOI in its initiatives to foster private sector growth and create jobs," said Ambassador Patterson. "For the U.S. specifically, Pakistan represents a vast market with a formidable entrepreneurial class and we are leveraging this exceptional group of business leaders to highlight existing and potential market opportunities for partnership and collaboration."

During their visit to New York City and Boston, delegates met with U.S. business leaders and media to promote understanding of Pakistan and its economy. The delegation represented a diverse range of sectors including energy, power, private equity, banking, airlines, infrastructure, and consumer goods and services. Members included Shahid Khaqan Abbasi, Chairman and CEO Airblue, Ghouse Akbar, Group Director, Akbar Group Nadeem Babar CEO, Orient Power Company Limited Razak Dawood, Chairman Descon Engineering, Sima Kamil, Head - Corporate & Investment Banking, Habib Bank Limited and Ali Jahangir Siddiqui, Managing Partner JS Private Equity Fund.

"The strength of Pakistan's economy is driven by 180 million people whose constant demand is fueling Pakistan's economy, projected to grow by 4.1 percent in the fiscal year ending in June," remarked Minister Mandviwalla. "More than 700 multinationals currently have a presence in Pakistan and the investment landscape is even more attractive when investors see past the headlines and focus on the bottom line potential" he added.

پاکستانی تاجروں کے ایک وفد نے سفیر امریکہ این ڈبلیو پیٹرسن اور پاکستان کے سرمایہ کاری کے وزیر مملکت سلیم ایچ مانڈوی والا کی قیادت میں امریکہ کا دورہ کیا۔ اپنی نوعیت کا یہ تیسرا دورہ تھا جو پاکستان بزنس ایمبیسیڈر زپروگرام کے تحت کیا گیا۔ بزنس ایمبیسیڈرز پروگرام امریکی سفارتخانہ اور پاکستان کے سرمایہ کاری بورڈ نے اپریل 2009 میں شروع کیا تھا۔ اس کا مقصد پاکستان کے کامیاب تاجر لیڈروں کو امریکی تاجروں سے متعارف کرانا اور دونوں ملکوں کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کرنا ہے۔

سفیر امریکہ نے وفد کے دورے کے حوالے سے کہا، ''اقتصادی ترقی اور سیاسی استحکام کا ایکدوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ امریکہ، پاکستان کے سرمایہ کاری بورڈ کی مدد کرنے کا عزم رکھتا ہے تاکہ نجی شعبہ ترقی کرے اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں۔ امریکہ سمجھتا ہے کہ پاکستان کے پاس ایک بڑی منڈی ہے، جہاں مضبوط تجارت پیشہ طبقہ موجود ہے۔ ہم تاجر لیڈروں کے اس غیر معمولی گروپ کی مدد سے اشتراک عمل اور تعاون کے موجودہ اور آئندہ کے امکانات کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں''۔

وفد کے نمائندوں نے نیویارک اور بوسٹن کے اپنے دورے میں امریکہ کے تاجر لیڈروں اور میڈیا سے ملاقاتیں کیں اور پاکستان اور اس کی معیشت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ وفد میں توانائی، بجلی، پرائیویٹ ایکویٹی، بینکنگ، ہوابازی، بنیادی ڈھانچہ، خدمات اور اشیائے صرف کے شعبے سے تعلق رکھنے والے تاجر شامل تھے۔ ان میں ایئر بلیو کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر شاہد خاقان عباسی، گروپ ڈائریکٹر آف اکبر گروپ غوث اکبر، اورینٹ پاور کمپنی لمیٹڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ندیم بابر، ڈیسکان انجینئرنگ کے چیئرمین رزاق داؤد، حبیب بنک کی کارپوریٹ اینڈ انویسٹمنٹ بنکنگ کی سربراہ سیما کامل اور جے ایس پرائیویٹ ایکویٹی فنڈ کے مینیجنگ پارٹنر علی جہانگیر صدیقی شامل تھے۔

پاکستان کے سرمایہ کاری کے وزیر مملکت مانڈوی والا نے وفد کے دورے کے حوالے سے کہا، ''پاکستان کی معیشت کی طاقت 180 ملین لوگ ہیں، جن کی طرف سے طلب میں اضافے نے پاکستان کی معیشت کو متحرک کر رکھا ہے اور جون میں ختم ہونے والے مالی سال میں معیشت کی ترقی کی شرح کا اندازہ 4.1 فیصد لگایا گیا ہے۔ اس وقت پاکستان میں 700 سے زیادہ بین الاقوامی کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ سرمایہ کار جب پاکستان کی معیشت کی شرح نمو اور اس کے آئندہ کے امکانات دیکھتے ہیں تو انھیں پاکستان میں سرمایہ کاری میں خاص طور پر کشش محسوس ہوتی ہے۔''

U.S. Protects Archeological Site Jinnan Wali Dheri in Taxila

The U.S. Deputy Assistant Secretary of State, Alina Romanowski, speaking at the inaugural ceremony of the Jinnan Wali Dheri archeological site near Taxila.

امریکی نائب معاون وزیرِ خارجہ ایلینا رومانوسکی ٹیکسلا کے قریب جناں والی ڈھیری کی افتتاحی تقریب میں اظہار خیال کررہی ہیں

In a ceremony held on July 1 near Taxila, the Ministry of Culture's Additional Secretary S. M. Tahir and U.S. Deputy Assistant Secretary of State Alina Romanowski inaugurated the Jinnan Wali Dheri archeological site. The event marked the official public opening of the site, which was partially funded by the U.S. Ambassadors Fund for Cultural Preservation.

"This project and others like it demonstrate America's commitment to help Pakistan preserve its rich past," said Deputy Assistant Secretary Romanowski.

The Jinnan Wali Dheri site, a Buddhist Monastic complex

وزارت ثقافت کے ایڈیشنل سیکریٹری ایس ایم طاہر اور امریکی نائب معاون وزیر خارجہ ایلینا رومانوسکی نے یکم جولائی کو ٹیکسلا کے نزدیک ایک تقریب میں جناں والی ڈھیری کے آثار قدیمہ کا افتتاح کیا۔ یہ تقریب اس تاریخی مقام کو باضابطہ طور پر عوام کے لئے کھولنے کی غرض سے منعقد کی گئی جس کے لئے جزوی طور پر ثقافتی ورثہ کے تحفظ کے امریکی سفیروں کے فنڈ سے اعانت فراہم کی گئی تھی۔

نائب معاون وزیر خارجہ ایلینا رومانوسکی نے اس موقع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ اور اس طرح کے دیگر منصوبے پاکستان کے شاندار ماضی کو محفوظ بنانے کیلئے اعانت فراہم کرنے کے امریکی عزم کے عکاس ہیں۔

جناں والی ڈھیری ٹیکسلا کے آثار قدیمہ کے تحفظ کے لئے امریکی اعانت

Chief Guest unveiling the plaque at the Jinnan Wali Dheri.

مہمانِ خصوصی جناں والی ڈھیری کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کر رہی ہیں۔

forming part of the series of the remains of the Gandhara civilization, was discovered during archaeological excavations in the Taxila district. It is one of the best-preserved Buddhist monastic complexes in the Taxila valley.

The U.S. Embassy in Islamabad provided two grants from the U.S. Ambassadors Fund for Cultural Preservation totaling over US $73,000 to assist in the restoration of the complex.

In 2001 the United States Congress established the U.S. Ambassadors Fund for Cultural Preservation to provide direct support to projects in developing countries. Since then, the Ambassadors Fund has supported more than 640 projects worldwide, totaling more than $26 million. Beginning in 2001 the U.S. Embassy in Islamabad has worked with partners in the Pakistani federal and provincial governments on 16 projects throughout the country. These projects are a true collaboration with our Pakistani partners taking the lead in site selection, technical expertise, and project management.

جناں والی ڈھیری بدھ مت کی ایک خانقاہ اور گندھارا تہذیب کے آثار کا ایک حصہ ہے جو ٹیکسلا میں آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران دریافت ہوئی تھی۔ یہ وادیٔ ٹیکسلا میں موجود بدھ مت کی خانقاہوں میں سب سے زیادہ محفوظ شدہ مقام ہے۔

اسلام آباد میں امریکی سفارت خانہ نے اس خانقاہ کی بحالی میں اعانت کے لئے ثقافتی ورثہ کے تحفظ کے لئے امریکی سفیروں کے فنڈ سے مجموعی طور پر 73,000 ڈالر مالیت کی دو گرانٹس فراہم کی تھیں۔

2001ء میں امریکی کانگریس نے ترقی پذیر ممالک میں منصوبوں میں براہ راست اعانت فراہم کرنے کی غرض سے ثقافتی ورثہ کے تحفظ کے لئے امریکی سفیروں کا فنڈ قائم کیا تھا۔ اُس وقت سے لے کر اب تک اس فنڈ سے دنیا بھر میں 640 سے زائد منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 26 ملین ڈالر کی اعانت فراہم کی جا چکی ہے۔ 2001ء سے اسلام آباد میں امریکی سفارت خانہ پاکستان کی وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے اشتراک سے ملک بھر میں 16 منصوبوں پر کام کر چکا ہے۔ یہ منصوبے ہمارے پاکستانی اشتراک کاروں کے ساتھ پرخلوص تعاون کا مظہر ہیں جس میں انھیں مقام کا تعین، فنی مہارت اور منصوبے کے انتظام و انصرام کرنے میں فوقیت حاصل ہے۔

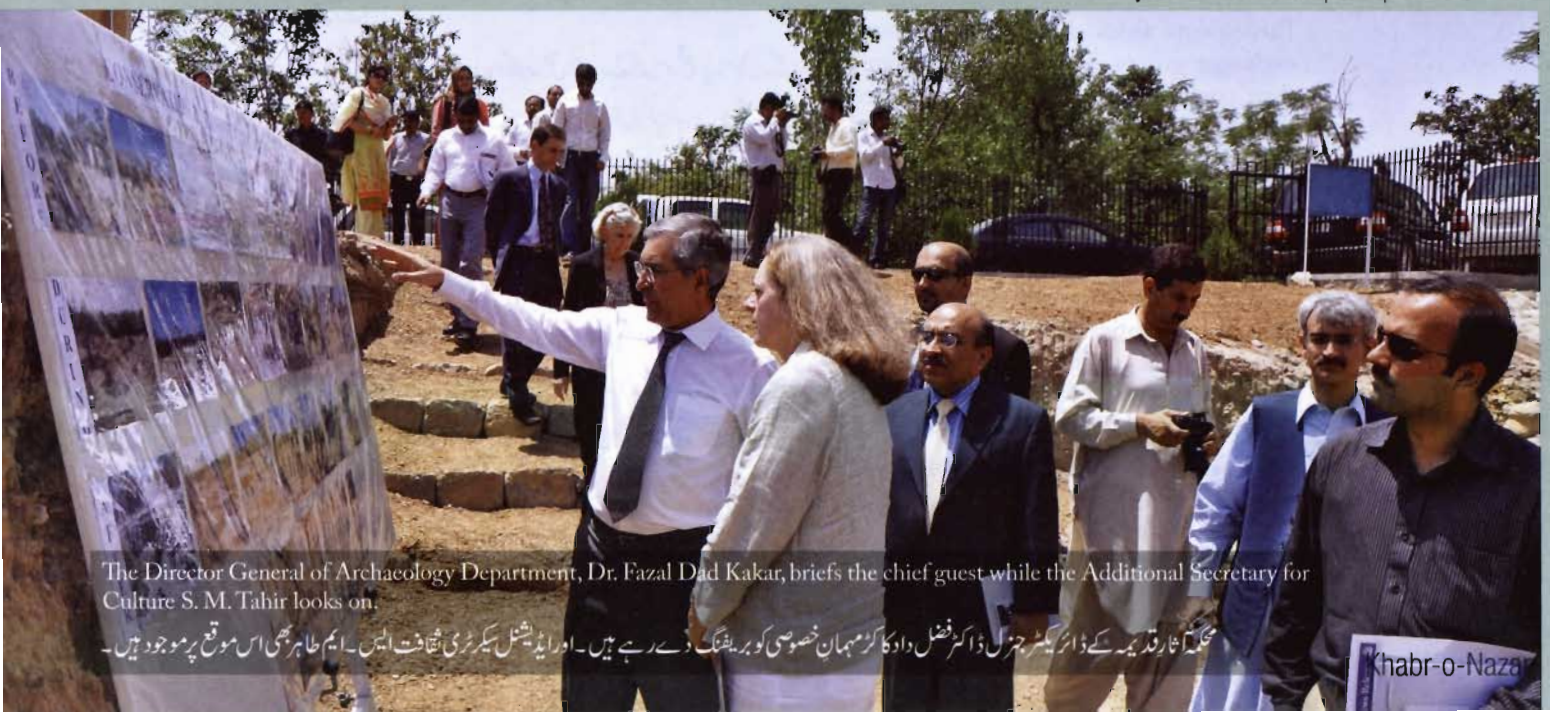

The Director General of Archaeology Department, Dr. Fazal Dad Kakar, briefs the chief guest while the Additional Secretary for Culture S. M. Tahir looks on.

محکمہ آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر فضل داد کاکر مہمانِ خصوصی کو بریفنگ دے رہے ہیں۔ اور ایڈیشنل سیکرٹری ثقافت ایس۔ ایم طاہر بھی اس موقع پر موجود ہیں۔

World Environment Day Observed

The Public Affairs section of the Embassy in partnership with the Pakistan-United States Alumni Network invited 280 students, teachers, principals and alumni of different exchange programs from across Pakistan to celebrate World Environment Day at the National Library of Pakistan.

Participants from different educational exchange groups networked and shared their common experiences and discussed the important issue of Environment and its impact.

Alumni groups also shared their talent and work before their peers. Speeches poems and skits on the Environment were presented while three YES Alumni shared their success stories and videos about their environmental projects across the country. They appreciated the help and assistance the U.S. is providing in this regard.

Addressing the gathering Mr. Dilawar Khan, Senior Cultural Affairs Specialist emphasized the need for the continuation

سفارتخانہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے شعبہ امور عامہ نے پاک۔امریکہ ایلمنائی نیٹ ورک کے تعاون سے پاکستان کی قومی لائبریری میں عالمی یوم ماحولیات کے سلسلہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ پاکستان بھر سے 280 طلبہ،اساتذہ، پرنسپلز اور ایکسچینج پروگراموں کے سابق طلبہ نے تقریب میں شرکت کی۔

مختلف تعلیمی تبادلہ پروگراموں کے سابق طلبہ نے اس موقع پر ماحول کے اہم مسئلے اور اس کے اثرات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنے تجربات اور تاثرات بیان کئے۔

انھوں نے تحفظ ماحول کے لئے اپنی کوششوں پر بھی روشنی ڈالی اور اس موضوع پر تقاریر کے علاوہ نظمیں اور خاکے پیش کئے۔ یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام(YES) کے تین سابق طلبہ نے ملک بھر میں اپنے ماحولیاتی منصوبوں کی کامیابی کی تفصیلات بتائیں اور اس بارے میں ویڈیوز بھی دکھائیں۔انھوں نے اس سلسلہ میں امریکہ کی طرف سے ملنے والی امداد اور حوصلہ افزائی کی تعریف کی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ثقافتی امور کے سینئر اسپیشلسٹ دلاور خان

عالمی یوم ماحولیات کے سلسلہ میں تقریب

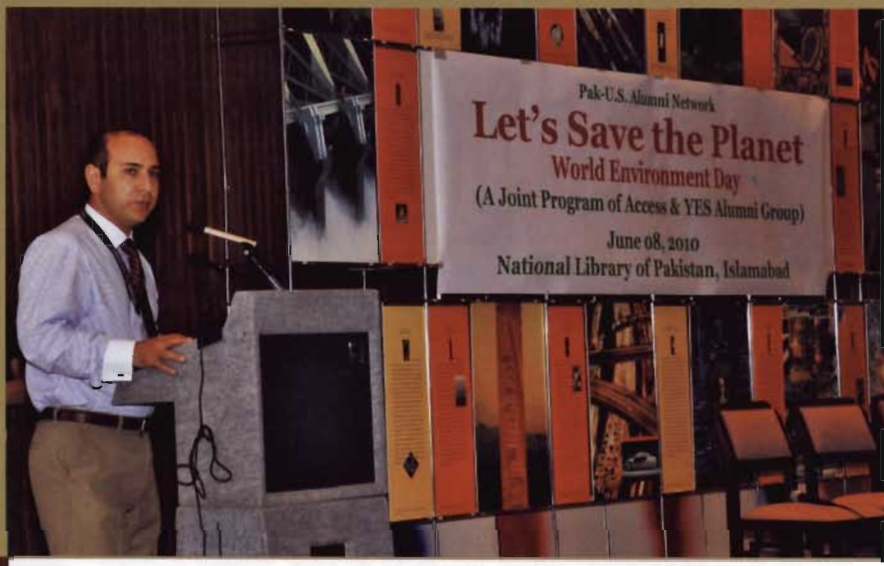

U.S. Embassy's Dilawar Khan speaking on the occassion

امریکی سفارتخانے کے اہلکار دلاور خان اظہار خیال کر رہے ہیں

of such informative programs for youth. He said that the subject of Environment and its study is vital for a better world.

Many of the attendee's were alums of the English Access Microscholarship Program and the Youth Exchange Study Program.

The English Access Microscholarship Program (Access) provides a foundation of English language skills to under-privileged, 14-18 year students through afterschool classes and intensive summer learning activities. Since its inception in 2004, approximately 55,000

students in more than 70 countries have participated.

The Youth Exchange and Study (YES) Program is funded by the US Department of State-Bureau of Cultural Affairs. It gives secondary school students in many countries a new opportunity to study at American high schools and live with American host families for one academic year.

نے نوجوانوں کے لئے اس طرح کے معلوماتی پروگرام جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔انھوں نے کہا کہ ماحولیات کا مضمون اور اس کا مطالعہ ایک بہتر دنیا کی تعمیر کے لئے بہت ضروری ہے۔

تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں میں بڑی تعداد میں وہ سابق طلبہ بھی شامل تھے جو انگلش ایکسیس مائیکرو اسکالر شپ پروگرام اور یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام کے تحت تعلیم حاصل کر چکے تھے۔انگلش ایکسیس مائیکرو اسکالر شپ پروگرام (ACCESS) پسماندہ طبقے کے 14-18 سال کی عمر کے طلبہ کو انگریزی زبان سیکھنے کے لئے بنیاد فراہم کرتا ہے۔اس کے تحت طلبہ کو اسکول کے بعد کی کلاسوں اور موسم گرما کی تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے انگریزی زبان کی تعلیم وتربیت دی جاتی ہے۔یہ پروگرام 2004 میں شروع کیا گیا تھا اور اب تک 70 سے زائد ملکوں کے تقریباً 55,000 طلبہ اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام (YES) کے لئے امریکی محکمہ خارجہ کا ثقافتی امور کا بیورو فنڈز فراہم کرتا ہے۔اس پروگرام کی بدولت بہت سے ملکوں کے سیکنڈری اسکول کے طلبہ کو ایک تعلیمی سال کے لئے امریکہ کے ہائی اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے اور میزبان امریکی خاندانوں کے ہاں قیام کرنے کا قیمتی موقع ملتا ہے۔

Pakistani flair hit the runway at "Pakistan Handmade," a U.S.-sponsored international fashion show and trade exhibition designed to help Pakistani artisans reach Western markets.

Held over two days in late June, the extravaganza was the culmination of US initiatives to help women business-owners in Multan, Karachi, Islamabad, and Lahore build and expand their businesses through export sales. It also assisted home-bound designers all over the country, including rural areas.

U.S. Ambassador Anne W. Patterson opened the event, highlighting U.S. support for Pakistani industries. "This event is more than a fashion show," Ambassador Patterson said. "It is also an opportunity to support women entrepreneurs in Pakistan and to introduce them to international buyers."

During the exhibition, nearly 40 artisans, businesses and handicrafts cooperatives showcased their products for international buyers, including 14 major U.S. wholesale buyers. In preparation for the show, USAID provided months of training and one-on-one assistance to 25 businesses covering product development, costing and pricing, communications, and the customer relations skills required to create internationally competitive firms.

The fashions on display showcased the exquisite embroidery and garment embellishment skills in local traditional styles and techniques that have been passed down from generation to generation in Pakistan. Yet due to their limited mobility, women artisans have had to accept low compensation for their products at local markets or through sales to intermediaries who buy low and profit from resale in higher-value urban markets.

U.S. Supports Female Entrepreneurs to Create Fabulous Fashions

شاندار فیشن تخلیق کرنے کیلئے امریکہ کی جانب سے خاتون تاجروں کی معاونت

The gala fashion show focused on designers who have already achieved a measure of success and are looking to expand into international markets, but the assistance of the U.S. covers the entire spectrum of the garments industry in Pakistan. Also reaches out to village artisans, supporting these women entrepreneurs to expose them to markets and ensure they receive fair profits for their painstakingly elaborate creations.

For more than a decade, Kaarvan Crafts Foundation has worked with women in rural communities to strengthen their skills and business capacities. Today, the project links more than 5,000 artisan producers of hand-embellished fabric with retail shops and wholesalers. In partnership with U.S., Kaarvan takes the process a step further by assisting producers to directly access end customers with finished product and increase their profit exponentially.

اسلام آباد میں امریکہ کے تعاون سے بین الاقوامی شو اور تجارتی نمائش ''پاکستان ہینڈ میڈ'' منعقد ہوئی جس میں پاکستان کے دستکاروں کی مصنوعات کی نمائش کی گئی۔ اس فیشن شو اور تجارتی نمائش کا مقصد یہ تھا کہ پاکستانی دستکاروں خصوصاً خواتین کو مغربی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے میں مدد دی جائے اور ان کی رہنمائی کی جائے۔

جون کے اواخر میں منعقد ہونے والا یہ شو دو روز تک جاری رہا۔ یہ شو یو ایس ایڈ کی مدد سے چلنے والے پروگراموں کا نقطہ عروج تھا جن کا مقصد یہ ہے کہ ملتان، کراچی، اسلام آباد اور لاہور کی تاجر خواتین کی مدد کی جائے تاکہ وہ اپنے کاروبار کو وسعت دے سکیں اور بیرون ملک پاکستانی مصنوعات فروخت کر سکیں۔ اس شو کے ذریعے ان خاتون دستکاروں کی بھی مدد کی گئی جو عموماً دیہی علاقوں میں اپنے گھروں میں رہ کر کشیدہ کاری اور اس طرح کا دوسرا کام کرتی ہیں۔

سفیر امریکہ این ڈبلیو پیٹرسن نے شو کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستانی صنعتوں کے لئے امریکہ کی مدد اور سرپرستی پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا'' یہ تقریب محض ایک فیشن شو نہیں۔ درحقیقت اس کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کی تاجر خواتین کی مدد کی جائے تاکہ وہ بین الاقوامی خریداروں اور کمپنیوں سے متعارف ہو سکیں۔''

نمائش میں تقریباً 40 دستکاروں، تجارتی کمپنیوں اور امداد باہمی کی تنظیموں نے شرکت کی اور اپنی مصنوعات بین الاقوامی خریداروں کے لئے پیش کیں۔ ان خریداروں میں امریکہ کی 14 بڑی ہول سیل کمپنیاں بھی شامل تھیں۔ ''پاکستان ہینڈ میڈ'' شو کی تیاری کے لئے یو ایس ایڈ نے کئی ماہ تک پاکستان کی 25 تجارتی کمپنیوں کو تربیت دی اور فرداً فرداً ان کی رہنمائی کی تاکہ انھیں اپنے مال کی تیاری، لاگت، قیمت اور صارفین کی پسند اور ضروریات سے روشناس کرایا جا سکے۔ یہ تمام امور کسی بھی تجارتی کمپنی کے لئے بین الاقوامی مقابلے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

شو میں جو مصنوعات رکھی گئیں تھیں ان میں کشیدہ کاری اور ملبوسات کی تزئین و آرائش کے اعلیٰ اور نفیس نمونے شامل تھے جن سے دستکاروں کی اُس مہارت کی عکاسی ہوتی تھی جو پاکستان میں نسل در

To bridge the gap between artisans and consumers, the partnership facilitated development of a brand, Threadworks, which represents the best quality craftsmanship the artisans can provide to supply higher value markets both domestically and internationally with their products. Threadworks was one of the brands featured at the Pakistan Handmade show and exhibition, and the brand was received enthusiastically by the international buyers in attendance.

"Through Threadworks, we have learned so much about new designs that potential customers like," said Ms. Abida Ashraf, a female sale agent representing embellishers from the village of Dera Masti in Bahawalpur, in east-central Punjab.

The U.S. works in partnership with Pakistani institutions to strengthen each element of the fashion and textiles industry in the country: supporting livelihoods for rural populations while working to increase large-scale sales and exports to strengthen the entire economy of the nation.

In their journey toward international success, women garment-makers in Pakistan have overcome social and cultural restrictions to develop their product collections and expand their businesses, standing out as examples of the significant contribution female entrepreneurs can make to the economy of Pakistan and the lives of its people.

نسل منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے۔ان میں مقامی اور روایتی جھلک نمایاں تھی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ خواتین کی ایک بڑی تعداد ان دستکاریوں سے وابستہ ہے،لیکن چونکہ وہ زیادہ تر اپنے گھروں کے اندر رہ کر یہ کام کرتی ہیں اور اپنا مال مقامی منڈی یا آڑھتی کے ہاتھ بیچتی ہیں،اس لئے انھیں مناسب معاوضہ نہیں ملتا، کیونکہ آڑھتی بہت کم نرخوں پر یہ مال خریدتے ہیں اور پھر بڑے شہروں اور بین الاقوامی منڈی میں مہنگے داموں فروخت کر کے نفع کماتے ہیں۔

اس فیشن شو میں خاص طور پر اُن ڈیزائنرز کی حوصلہ افزائی کی گئی جو پہلے بھی کسی قدر کامیابی حاصل کر چکے ہیں اور بین الاقوامی منڈی تک رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) پاکستان کی ملبوسات کی پوری صنعت کو مدد دینے کے لئے کام کر رہا ہے۔یو ایس ایڈ دیہات کے دستکاروں تک بھی رسائی حاصل کرتا ہے اور وہاں کی خاتون دستکاروں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے تا کہ وہ مارکیٹ تک دسترس حاصل کریں اور انھیں اپنے مال کا معقول معاوضہ ملے جو وہ بڑی عرق ریزی سے تیار کرتی ہیں۔

ایک عشرے سے زیادہ عرصہ سے ''کارروان کرافٹس فاؤنڈیشن'' دیہی علاقے کی خواتین کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے تا کہ ان کی مہارت میں اضافہ ہو اور کاروبار کرنے کی ان کی استعداد بڑھے۔اس وقت یہ فاؤنڈیشن 5,000 سے زیادہ خاتون دستکاروں کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے۔یو ایس ایڈ کے اشتراک سے کارروان کرافٹس فاؤنڈیشن دستکاروں کی مدد کر رہی ہے تا کہ وہ براہ راست صارفین تک اپنی مصنوعات پہنچا سکیں اور اس طرح اپنی محنت کا معقول صلہ پا سکیں۔

اس اشتراکِ عمل کے ذریعے دستکاروں اور صارفین کے درمیان فرق دور کرنے کے لئے ایک برانڈ ''تھریڈ ورکس'' تیار کرنے میں بھی مدد ملی ہے۔یہ برانڈ اعلیٰ درجے کی دستکاریوں کی علامت ہے۔ تھریڈ ورکس برانڈ زیادہ قیمت دینے والی ملکی اور غیر ملکی منڈیوں کو مال سپلائی کرتا ہے۔''پاکستان ہینڈ میڈ'' شو میں جن کمپنیوں نے حصہ لیا ان میں تھریڈ ورکس برانڈ نمایاں تھا اور بین الاقوامی خریداروں نے اس برانڈ کی مصنوعات میں گہری دلچسپی لی۔

بہاولپور کے گاؤں ڈیرہ مستی کے دستکاروں کی نمائندگی کرنے والی سیلز ایجنٹ عابدہ اشرف نے تھریڈ ورکس کے حوالے سے کہا،''تھریڈ ورکس کے ذریعے ہم نے نئے ڈیزائنوں کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ان ڈیزائنوں کی بہت مانگ ہے۔''

یو ایس ایڈ پاکستان میں فیشن اور ٹیکسٹائل کی صنعت کے ہر شعبے کو مضبوط و مستحکم بنانے میں مدد دے رہا ہے اور اس مقصد کے لئے پاکستانی اداروں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔یو ایس ایڈ کا بڑا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کے دیہی علاقے کے لوگوں کو ذرائع آمدنی بڑھانے میں مدد دی جائے اور بڑے پیمانے پر برآمدات کو فروغ دیا جائے تا کہ پاکستان کی پوری معیشت کو فائدہ پہنچے۔

ملبوسات تیار کرنے والی پاکستانی خواتین اپنی مصنوعات کی تیاری اور اپنے کاروبار کی توسیع کے لئے کامیابی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔اس سفر میں انھوں نے بے شمار سماجی اور ثقافتی رکاوٹوں کا مقابلہ کیا ہے اور ان پر قابو پایا ہے۔اس طرح یہ خواتین پاکستان کی معیشت اور لوگوں کی زندگیوں میں بہتری لانے کے لئے جو خدمات انجام دے رہی ہیں، وہ ایک روشن مثال کی حیثیت رکھتی ہیں۔

Women Empowerment:
Hussan Bano Burki Wins the Exxon-Mobile Challenge Grant

خواتین کو بااختیار بنانے کا پروگرام:
حُسن بانو برکی نے ایکسون موبائل چیلنج گرانٹ جیت لی

Ms. Hussan Bano Burki, a Pakistani woman won the 2010 Exxon-Mobile Challenge Grant of the Fortune 100 / State Department Global Women Leaders Mentorship Program. This grant aims at encouraging low-income women to access formal savings services, and to enhance their knowledge about the prevailing financial system. Ms. Burki is the first ever Pakistani woman who won the honor of the U.S. State Department's Global Women's Mentoring Partnership Alumna this year.

The Exxon Mobile Challenge Grant is a competitive grant accessible to the participants of the Fortune 100 / State Department Global Women Leaders Mentorship Program to allow women participants demonstrate their leadership skills.

The Fortune / U.S State Department's Global Women's Mentoring Partnership was initiated in 2005 and is a competitive program through which approximately 30 women potential leaders are selected as participants worldwide. Each participant is paired with a woman leader from one of the Fortune 100 companies for a mutually beneficial experience of broadening networks and unraveling "leadership".

Ms. Hussan-Bano Burki is the first woman potential leader ever selected from Pakistan. She was selected for this Program in 2010. During the program, she was mentored by Beth Brooke, Vice Chair, Ernst & Young for three weeks. As part of the program, she competed for the Exxon Mobile Challenge Grant by developing a project for the economic empowerment of women.

Ms. Burki's project, titled "Increasing Women's Access to Formal Savings Services." is a one-year project. The objective is to increase the number of low-income women with savings account with formal, regulated financial institutions, and to enhance women's awareness and understanding of various formal savings products and regulated institutions providing those services, to build women's capacity to conduct transactions on their savings accounts independently and confidently.

مس حُسن بانو برکی کو Fortune 100/اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ گلوبل ویمن لیڈرز مینٹر شپ پروگرام کے تحت 2010 کی ایکسون موبائل چیلنج گرانٹ حاصل کرنے میں کامیابی ملی ہے۔اس گرانٹ کے ذریعے کم آمدنی والی خواتین کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ بچت کی باضابطہ خدمات تک رسائی حاصل کریں اور موجودہ دور کے مالیاتی نظام کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کریں۔مس برکی پہلی پاکستانی خاتون ہیں جنھوں نے اس سال امریکہ کے محکمہ خارجہ کا گلوبل ویمن مینٹرینگ پارٹنرشپ ایلمنا کا اعزاز حاصل کیا۔

ایکسون موبائل چیلنج گرانٹ مقابلے کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے جو Fortune 100/اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ گلوبل ویمن لیڈرز مینٹرنگ پروگرام میں حصہ لینے والی خواتین کو ملتی ہے۔اس پروگرام کے ذریعے خواتین کو اپنی قائدانہ صلاحیتوں کے اظہار کا موقع ملتا ہے۔

گلوبل ویمن مینٹرنگ پارٹنرشپ پروگرام 2005ء میں شروع کیا گیا تھا۔عالمی سطح کے مقابلے کے اس پروگرام کے ذریعے تقریباً 30 باصلاحیت خواتین کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ ہر خاتون کا Fortune100 کمپنیوں میں سے کسی ایک کمپنی کی خاتون لیڈر سے رابطہ کر کے جوڑی بنائی جاتی ہے تاکہ وہ باہمی طور پر مفید نیٹ ورک کو توسیع دینے اور قائدانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے کام کر سکیں۔

حسن بانو برکی پاکستان سے منتخب ہونے والی پہلی باصلاحیت لیڈر ہیں۔انھیں 2010ء کے اس پروگرام کے لئے منتخب کیا گیا۔پروگرام کے دوران Ernst Young کمپنی کی وائس چیئر بیتھ بروک نے تین ہفتے تک ان کی رہنمائی کی۔اس پروگرام کے ایک حصے کے طور پر انھوں نے ایکسون موبائل چیلنج گرانٹ مقابلے میں حصہ لیا اور خواتین کو بااختیار بنانے کے بارے میں ایک پروجیکٹ تیار کیا۔

مس برکی کے پروجیکٹ کا موضوع ہے: ''بچت کی روایتی خدمات تک خواتین کی رسائی بڑھانا''۔یہ ایک سال کا منصوبہ ہے۔اس کا مقصد کم آمدنی والی سیونگز اکاؤنٹ رکھنے والی خواتین کو باضابطہ مالیاتی اداروں میں اکاؤنٹ کھولنے کی ترغیب دینا اور انھیں بچت کی مختلف اسکیموں سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ آزادانہ طور پر اور اعتماد کے ساتھ اپنے سیونگز اکاؤنٹ پر لین دین کر سکیں۔

Muslim-American rappers Abdul Malik, Joshua Salaam and Naeem Muhammad of Native Deen perform in Jerusalem. (Photo courtesy of Native Deen)

امریکی مسلم فنکار عبدالمالک، جوشوا اسلام اور نعیم محمد یروشلم میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں

Muslim-American Rappers Promote Tolerance in Middle East

Native Deen hip-hop group energizes Palestinian youth in Jerusalem

مسلم امریکن رَیپ گلوکاروں کا موسیقی کے ذریعہ مشرق وسطیٰ میں رواداری کا فروغ

''نیٹو دِین'' ہپ ہاپ گروپ نے یروشلم میں فلسطینی نوجوانوں کو اپنے فن سے محظوظ کیا

When the group 'Native Deen' took their hip-hop music to Jerusalem the group of Muslim-American rappers was moved deeply by the holiness of the place and the energy of the hundreds of teens who attended their concerts. Yet nothing came close to the connection the performers felt to their faith during their Middle East trip.

"Deen" is the Arabic word for "religion," or way of life.

"I could feel it in the stone and the rocks," said Naeem Muhammad of Native Deen, a Muslim-American hip-hop group based near Washington that has a strong following in the United Kingdom and the United States.

"Our music inspires Muslims to be better Muslims, but it also gives other people a better view of our faith," Joshua Salaam said in an interview.

The rhythm is there, and the beat is contemporary. But the heart of inspirational hip-hop music is in the powerful rap lyrics coaxing listeners to live better lives and be better people.

Native Deen traveled to Turkey, Dubai, the Palestinian Territories and Israel on behalf of the U.S. Department of State, incorporating the teachings of Islam into songs about respect and humanity. At all the concerts, the performers were greeted like "American superstars," they said. In Dubai, Native Deen

مسلم امریکن رَیپ گلوکاروں کے گروپ ''نیٹو دین'' (Native Deen) نے یروشلم میں ہپ ہاپ میوزک کے ذریعے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ ریپ گلوکاروں کا یہ گروپ یروشلم کے تقدس اور سینکڑوں فلسطینی نوجوانوں کے ذوق وشوق سے بہت متاثر ہوا جنھوں نے ان کی موسیقی کی محفلوں میں شرکت کی۔ لیکن گروپ کے فنکار جس بات سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے وہ اُن کی اپنے عقیدے سے قربت تھی جو انھوں نے مشرق وسطیٰ کے اپنے دورے کے دوران محسوس کی۔

''دین'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں مذہب یا ضابطہ حیات۔ ''نیٹو دِین'' گروپ مسلم امریکیوں کا ہپ ہاپ گروپ ہے جس کا دفتر واشنگٹن کے قریب ہے۔ برطانیہ اور امریکہ میں اس گروپ کے کافی تعداد میں پرستار موجود ہیں۔ اس گروپ کے ایک گلوکار نعیم محمد نے مشرق وسطیٰ کے اپنے دورے کے حوالے سے کہا: ''میں پتھروں اور چٹانوں میں بھی اپنے عقیدے کی تاثیر محسوس کرتا تھا۔''

گروپ کے ایک اور فنکار جوشوا اسلام نے ایک انٹرویو میں کہا: ''ہماری موسیقی نہ صرف مسلمانوں کو بہتر مسلمان بننے کی ترغیب دیتی ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ہمارے مذہب کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔''

ویسے تو اس موسیقی میں جدید دور کی لَے اور تال ہوتی ہے لیکن اس کی حقیقی روح وہ طاقتور بول ہوتے ہیں جو سامعین کو اپنی زندگیوں میں بہتری لانے اور بہتر انسان بننے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ''نیٹو دِین'' گروپ نے ترکی، دبئی، فلسطینی علاقے اور اسرائیل کا دورہ کیا۔ اس دورے کا اہتمام امریکہ کے محکمہ خارجہ نے کیا تھا۔ گروپ

won a Mahabba Award at an event showcasing musicians, artists and filmmakers inspired to spread Islam through art.

The group, founded in 2000, is known for its positive energy, use of traditional percussion and lyrics focused on tolerance and the teachings of Islam.

"We use the Quran as a source of guidance for us when we write our songs," said Abdul Malik. "We use the morals and guidelines that we find in the Quran to teach people and to guide people." This means that the beat, or rhythm, comes second, according to Salaam. The lyrics are the most important aspect of the song, so in Native Deen's sound, the rap is always in front of the percussion.

The group's members met when they were in their early teens in Muslim Youth of North America (MYNA) camps, most often in Ohio, where only percussion instruments were allowed because some Muslims believe that wind and string instruments should be avoided in Islam. Influenced by African-American culture, Salaam, Muhammad and Malik used "beatboxing," or vocal percussion, and tapping on lunchroom tables to develop with their friends the first Muslim hip-hop sounds that came to be known as MYNA rap. All three Native Deen members can be heard on the MYNA Raps recordings of the early 1990s, but by 2000, Native Deen had set out on its own to record and perform inspirational and spiritual hip-hop.

In the Palestinian Territories and Jerusalem, Native Deen received positive feedback from young people attending the concerts who were impressed that the group uses live drums and percussion instead of electronic tracks. "We take homegrown instruments and make them work," Salaam said. "[Audiences] might have anti-American sentiment," Muhammad said. "But they believe in democracy, and they saw us as Muslims who are able to live in America and practice our faith. We got very positive feedback."

Salaam, who served in the U.S. military in the Air Force, hopes the group will continue to travel internationally because he sees hip-hop as a way to open doors and to encourage religious tolerance and respect.

The rappers performed three concerts in the West Bank, including Al-Quds University in Abu Deis, a village near Jerusalem, in Hebron and Jericho. Prior to arriving in the Middle East, Native Deen gave sold-out concerts at the Royal Armouries in Leeds and at the U.S. Chancery in London during the U.K.-wide Festival of Muslim Cultures.

Hip-hop began in the United States 30 years ago in the South Bronx, a borough of New York City. Using turntables to spin old, worn records, teens began to talk over music, mostly on the streets and in basements in what were called block parties, creating an entirely new music genre and dance form. This "talking over," or MCing (rapping) or DJing (audio mixing or scratching), became the essence of rap.

کے گانوں میں اسلامی تعلیمات شامل ہوتی ہیں، جن میں انسانیت کے احترام کا درس دیا جاتا ہے۔ موسیقی کی تمام محفلوں میں فنکاروں کا خیر مقدم امریکی سُپر اسٹارز کے طور پر کیا گیا۔ دبئی میں ایک تقریب میں ''نیٹو دِین'' گروپ کو Mahabba ایوارڈ دیا گیا۔ اس تقریب میں ایسے موسیقاروں، فنکاروں اور فلم سازوں نے شرکت کی، جو آرٹ کے ذریعے اسلام کی اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔

''نیٹو دِین'' گروپ 2000ء میں قائم ہوا تھا۔ یہ گروپ اپنی مثبت توانائی، روایتی پرکشن ساز اور نصیحت آموز بول استعمال کرنے کے لئے مشہور ہے جس میں رواداری کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا پرچار کیا جاتا ہے۔ ''نیٹو دِین'' گروپ کے ایک فنکار عبدالمالک کہتے ہیں: ''جب ہم اپنے گانے لکھتے ہیں تو قرآن پاک سے رہنمائی لیتے ہیں۔ ہم اُن اخلاقی اقدار اور رہنما اصولوں کو مدنظر رکھتے ہیں جو قرآن پاک نے لوگوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے دیئے ہیں۔'' جو شوا سلام کہتے ہیں کہ ہماری موسیقی میں لے اور تال ثانوی اہمیت رکھتے ہیں۔ گانے کا سب سے اہم پہلو اس کے بول ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے گانوں میں رَیپ ہمیشہ پرکشن سے آگے ہوتا ہے۔

گروپ کے ارکان کی آپس میں اُس وقت ملاقاتیں ہوتی تھیں جب وہ لڑکپن میں مسلم یوتھ آف نارتھ امریکہ کے زیر اہتمام کیمپوں میں شرکت کرتے تھے۔ یہ کیمپ اکثر اوہائیو میں منعقد ہوتے تھے جہاں صرف پرکشن ساز استعمال کرنے کی اجازت تھی کیونکہ بعض مسلمان دوسرے سازوں کو خلافِ اسلام سمجھتے ہیں۔ افریقی امریکی کلچر سے متاثر ہو کر سلام، نعیم محمد اور مالک ''بیٹ باکسنگ'' یا صوتی پرکشن استعمال کرنے لگے۔ وہ لنچ روم کی ٹیبل بجا کر بھی آہنگ پیدا کرتے تھے اور اس طرح انھوں نے اپنے دوستوں کو ساتھ ملا کر پہلا مسلم ہپ ہاپ گانا تیار کیا جو MYNA رَیپ کے طور پر مشہور ہوا۔ ''نیٹو دِین'' گروپ کے تینوں گلوکاروں کے نغمے 1990ء کے اوائل میں MYNA رَیپ ریکارڈنگ میں موجود ہیں لیکن 2000ء میں اس گروپ نے اپنے طور پر گانے ریکارڈ کرنے اور روحانی اور مذہبی ہپ ہاپ گائیکی شروع کر دی۔

فلسطین اور اسرائیل میں ''نیٹو دِین'' گروپ نے جہاں جہاں اپنے فن کا مظاہرہ کیا، نوجوانوں نے اس پر بہت حوصلہ افزا ردعمل کا اظہار کیا اور خوب داد دی۔ ان نوجوانوں کا کہنا تھا کہ اس گروپ کی خاص بات یہ ہے کہ یہ الیکٹرانک ٹریک کی بجائے اصل ڈھول اور پرکشن استعمال کرتا ہے۔ سلام کہتے ہیں: ''ہم دیسی ساخت کے آلات موسیقی استعمال کرتے ہیں''۔ نعیم محمد نے کہا ''ممکن ہے ہمارے سامعین امریکہ مخالف جذبات رکھتے ہوں لیکن وہ سب جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں اور انھیں اس بات پر خوشی ہوتی ہے کہ ہم اُن کے ہم عقیدہ لوگ ہیں جو امریکہ میں فعال زندگی گزار رہے ہیں۔ اس بات پر ہمیں بہت مثبت ردعمل ملا۔''

سلام نے، جو امریکی فضائیہ میں خدمات انجام دے چکے ہیں، امید ظاہر کی کہ ہمارا گروپ اس طرح کے غیر ملکی دورے کرتا رہے گا کیونکہ ہپ ہاپ مفاہمت بڑھانے کا ایک اچھا ذریعہ ہے جو مذہبی رواداری اور دوسروں کے احترام کی اہمیت واضح کرتا ہے۔

رَیپ گلوکاروں نے دریائے اردن کے مغربی کنارے کے علاقے میں تین محفلیں منعقد کیں۔ موسیقی کی یہ محفلیں یروشلم کے قریب ایک گاؤں ابو دِیس میں القدس یونیورسٹی میں اور ہیبران اور جیریکو میں منعقد کی گئیں۔ مشرق وسطیٰ جانے سے پہلے ''نیٹو دِین'' گروپ نے برطانیہ میں اسلامی ثقافت کے جشن کے موقع پر لیڈز میں Royal Armouries میں اور لندن میں امریکی چانسری میں بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

ہپ ہاپ امریکہ میں 30 سال پہلے نیویارک سٹی کے ایک قصبے ساؤتھ برانکس میں شروع ہوا تھا۔ اس وقت نوجوان ریکارڈ بجانے والی مشین ٹرن ٹیبل پر پُرانے اور گھسے پٹے ریکارڈ بجاتے تھے۔ آہستہ آہستہ نوجوانوں نے گلی کوچوں اور تہہ خانوں میں موسیقی کی محفلیں منعقد کرنا شروع کر دیں، جنھیں بلاک پارٹی کہا جاتا تھا۔ اس طرح رقص و موسیقی کی ایک بالکل نئی صنف وجود میں آ گئی، جو رَیپ موسیقی کی شکل اختیار کر گئی۔

Visit the 50 States
پچاس ریاستوں کی سیر

Ohio
The Buckeye State
اوھائیو
بک آئی ریاست

"Your guide to attractions, culture and history within the 50 states of the United States in chronological order of admission to the Union"

امریکہ کی پچاس ریاستوں کے پُرکشش قدرتی، ثقافتی اور تاریخی مقامات کی سیر کے لئے رہنمائی
ترتیب وار بلحاظ تاریخ الحاق ریاست ہائے متحدہ امریکہ

(AP Photo)

Admission to Union:	March 1, 1803	یونین میں شمولیت:	یکم مارچ 1803
Capital:	Columbus	دارالحکومت:	کولمبس
Population:	11,542,645	آبادی:	11,542,645

State Flag ریاست کا پرچم

State Seal ریاست کی مہر

State Bird: Cardinal ریاست کا پرندہ: بولتی مینا

State Flower: Red carnation ریاست کا پھول: گلِ لحمی

Welcome to Ohio, birthplace of several U.S. presidents, birthplace of the first professional baseball team, and birthplace of that all-American favorite, the hot dog! The state of Ohio is named after the Ohio River. Ohio is the name that the Iroquois Indians used when referring to the river and means "large" or "beautiful river."

Ohio grew into a highly industrialized state in large part due to its geography. With ports along Lake Erie, major rivers, and rolling plains, Ohio was perfectly situated to grow as America grew, and to provide what America (and the world) needed.

Ohio's industrial might has encompassed steel, automobiles, rubber products, chemicals, machine tools, and building materials. The state is also the eastern end of the corn and meat belts, with agriculture contributing to Ohio's economic strength. Since its construction in 1995 in Cleveland, the Rock and Roll Hall of Fame has been welcoming visitors from all over the world to explore the legends, roots, and history of rock music.

Also called the Buckeye State because of an abundance of buckeye trees in Ohio gave root to the term buck's eye; this is what the fruit, or nut, of the buckeye tree is said to resemble. The buckeye's association with Ohio dates back to 1788, but may have been fixed forever in Ohio history during the election of William Henry Harrison as President of the United States in 1840.

The Ohio State Flag, adopted in 1902, displays a white circle with a red center, representing the "O" in Ohio and the Ohio "Buckeye." In 1953, the Ohio Buckeye was made the official State Tree of Ohio.

"Mother of Presidents" is sometimes used to refer to Ohio. Seven United States Presidents were born in Ohio. They are Ulysses Simpson Grant (Point Pleasant), Rutherford Bichard Hayes (Delaware, OH), James Abram Garfield

اوہائیو میں خوش آمدید! یہ ریاست متعدد امریکی صدور، پہلی پروفیشنل بیس بال ٹیم اور تمام امریکیوں کی مرغوب خوراک ہاٹ ڈاگ کی جائے پیدائش ہے۔ ریاست کا نام دریائے اوہائیو کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اِروکوئے قبیلے کے قدیم امریکی باشندے اس دریا کو اوہائیو کہتے تھے، جس کا مطلب ہے ''بڑا'' یا ''خوبصورت دریا''۔ اوہائیو خاص طور پر اپنے جغرافیہ کی وجہ سے ایک بڑی صنعتی ریاست بن چکی ہے۔ جھیل اِیری کی بندرگاہوں، بڑے بڑے دریاؤں اور ہل کھاتے میدانوں کی وجہ سے یہ ایک فطری بات تھی کہ جیسے جیسے امریکہ ترقی کرے ویسے ویسے ریاست اوہائیو بھی ترقی کرے اور وہ سب کچھ فراہم کرے جس کی امریکہ کو (اور پوری دنیا کو) ضرورت ہو۔

اوہائیو کی صنعتی طاقت اسٹیل، موٹر گاڑیوں، ربڑ کی مصنوعات، کیمیکلز، مشینی اوزار اور تعمیراتی سامان میں مضمر ہے۔ یہ ریاست مکئی اور گوشت والے علاقے کا مشرقی کنارا ہے۔ زراعت بھی اوہائیو کی اقتصادی طاقت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کلیولینڈ میں راک اینڈ رول ہال آف فیم 1995ء میں اپنے قیام کے وقت سے دنیا بھر کے اُن سیاحوں کی منزل مقصود بن چکا ہے جو راک میوزک کے نامی گرامی گلوکاروں اور راک میوزک کی تاریخ جاننے کے لئے یہاں آتے ہیں۔

اوہائیو میں بک آئی (شاہ بلوط) کے درختوں کی کثرت ہے جس کی وجہ سے اس ریاست کو بک آئی ریاست بھی کہا جاتا ہے۔ Buck's Eye کی اصطلاح بھی اسی سے نکلی ہے کیونکہ بک آئی درخت کے پھل آنکھ سے مشابہت رکھتے ہیں۔ بک آئی درخت کا ریاست اوہائیو سے تعلق 1788ء سے قائم ہے تاہم یہ تعلق اوہائیو کی تاریخ میں اس وقت اور بھی پختہ ہوگیا جب 1840ء میں ولیم ہنری ہیریسن امریکہ کے صدر منتخب ہوئے۔

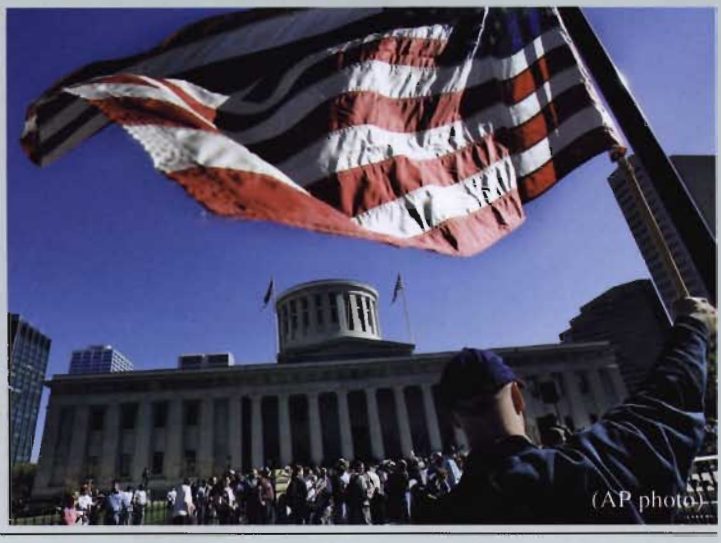

(near Orange), Benjamin Harrison (North Bend), William McKinley (Niles), William Howard Taft (Cincinnati), and Warren Gamaliel Harding (Corsica, now Blooming Grove). William Henry Harrison, born in Virginia but settled in Ohio, is also claimed as one of Ohio's own.

One of the first men to fly, Orville Wright, was born in Ohio. The first American to orbit the earth, John Glenn, was born in Ohio. The first man to walk on the moon, Neil Armstrong was born in Ohio.

Ohio is known for its colleges and universities, their championship athletic teams, and of course, the Pro Football Hall of Fame. Potential Ohio

vacation destinations are numerous, including the Rock and Roll Hall of Fame in Cleveland and the world renowned Cincinnati Zoo.

The State of Ohio is the 7th most populous in the United States with 11.5 million 'Buckeyes' calling this Midwest area home. Ohio is a big state of rolling hills and plains, including the Allegheny Plateau dotted with frequent lakes and rivers.

ریاست اوہائیو کا پرچم 1902ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اس پرچم میں ایک سفید دائرہ ہے جس کا مرکز سرخ ہے۔ یہ دائرہ اوہائیو (Ohio) کے حرف O اور Ohio Buckeye کو ظاہر کرتا ہے۔ 1953ء میں اوہائیو بک آئی (شاہ بلوط) کو ریاست کا درخت قرار دے دیا گیا۔

ریاست اوہائیو کو بعض اوقات ''صدور کی ماں'' بھی کہا جاتا ہے۔ امریکہ کے سات صدر اسی ریاست میں پیدا ہوئے۔ ان میں یولیسز سمپسن گرانٹ (پوائنٹ پلیزنٹ میں)، رتھرفرڈ بچرڈ ہیز (ڈی لاویئر، اوہائیو میں)، جیمز ابرام گارفیلڈ (اورینج کے قریب)، بنجمن ہیریسن (نارتھ بینڈ میں)، ولیم میک کنلی (نائیلز میں)، ولیم ہاورڈ ٹیفٹ (سن سنیٹی میں) اور وارن گیملیئل ہارڈنگ (کورسیکا، موجودہ بلومنگ گروو) میں پیدا ہوئے۔ ولیم ہنری ہیریسن اگرچہ ورجینیا میں پیدا ہوئے مگر انھوں نے اوہائیو میں سکونت اختیار کی اس لئے انھیں بھی اوہائیو کا باشندہ تصور کیا جاتا ہے۔ ہوائی جہاز میں پرواز کرنے والا پہلا شخص اورول رائیٹ اوہائیو میں پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح زمین کے گرد چکر لگانے والا پہلا امریکی جان گلین اور چاند پر چلنے والا پہلا شخص نیل آرمسٹرانگ بھی اوہائیو میں پیدا ہوا تھا۔

اوہائیو اپنے کالجوں، یونیورسٹیوں اور ان تعلیمی اداروں کی اتھلیٹک ٹیموں کی چیمپین شپ اور پروفیشنل فٹ بال ہال آف فیم کے لئے بھی مشہور ہے۔ اوہائیو میں تعطیلات گزارنے کے لئے تفریحی مقامات کثرت سے موجود ہیں جن میں کلیولینڈ میں راک اینڈ رول ہال آف فیم اور سن سنیٹی کا عالمی شہرت یافتہ چڑیا گھر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اوہائیو آبادی کے لحاظ سے امریکہ کی 7ویں بڑی ریاست ہے۔ اس کی آبادی 11.5 ملین ہے۔ مغربی وسطی امریکہ میں واقع ریاست اوہائیو ایک بڑی ریاست ہے جہاں بل کھاتے پہاڑ اور میدان ہیں۔ اس میں سطح مرتفع الیگینی کا علاقہ بھی ہے جس میں جگہ جگہ جھیلیں اور دریا ہیں۔ شمالی اوہائیو کی سرحد، جسے

(AP photo)

Known as the gateway to the Midwest, the northern Ohio border is at Lake Erie and the southern is along the Ohio River with Kentucky. The states of Indiana and Michigan are to the West, with Pennsylvania and West Virginia bordering the East.

The state has several large metropolitan areas, with the Capital City of Columbus the largest by population. Cleveland, Cincinnati, Toledo, and Akron follow closely behind. Akron is home to the famous Goodyear Tire Company and Toledo is known as the Glass City related to its long history in that industry with Owens Corning, Owens-Illinois, and Libbey Glass calling the city home.

The Ohio River town of Cincinnati is home to the world famous Cincinnati Orchestra, the largest amusement park in the Midwest, Paramount Kings Isle, and the first baseball team in the USA, the Cincinnati Reds.The All-American city of Cleveland is famous for its Blues roots, Rock & Roll Hall of Fame and the West Side Market, which has been doing business since the early 1800's. The Economist listed Cleveland, Ohio as the best city for business conferences in the United States, as well as tied with Pittsburgh, Pennsylvania as 'the most livable city in the U.S.'

But.... it's the Buckeye State's small towns, family farms and hard working people that remain the cornerstone of its very bright future.

(AP photo)

وسطی مغربی علاقے کا دروازہ بھی کہا جاتا ہے، جھیل ایری پر واقع ہے جبکہ جنوبی سرحد دریائے اوہائیو کے ساتھ ساتھ ریاست کینٹکی سے ملتی ہے۔ ریاست اوہائیو کے مغرب میں انڈیانا اور مشی گن کی ریاستیں جبکہ مشرق میں پنسلوینیا اور ورجینیا واقع ہیں۔

ریاست اوہائیو میں کئی بڑے شہر ہیں۔ اس کا دارالحکومت کولمبس آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا شہر ہے۔ اس کے بعد کلیولینڈ، سن سنیٹی، ٹولیڈو اور ایکرن کا نمبر آتا ہے۔ مشہور زمانہ گڈ ایئر ٹائر کمپنی کا ہیڈ کوارٹر ایکرن ہی میں ہے۔ ٹولیڈو کو شیشے کا گھر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں شیشے کی کئی بڑی بڑی کمپنیاں موجود ہیں۔ ان میں اوینز کورننگ، اوینز الی نوئے اور لبی گلاس جیسی کمپنیاں شامل ہیں۔

(AP photo)

سن سنیٹی کا اوہائیو ریور ٹاؤن عالمی شہرت یافتہ سن سنیٹی آرکیسٹرا کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ وسطی مغربی علاقے کا سب سے بڑا تفریحی پارک پیراماؤنٹ کنگز آئی لینڈ اور امریکہ کی پہلی بیس بال ٹیم سن سنیٹی ریڈز کا تعلق بھی اسی شہر سے ہے۔ خالص امریکی شہر کلیولینڈ بلیوز رُوٹس، راک اینڈ رول ہال آف فیم اور ویسٹ سائیڈ مارکیٹ کے لئے مشہور ہے، جو 1800ء کے اوائل سے قائم ہے۔ دی اکانومسٹ نے کلیولینڈ کو امریکہ میں تجارتی کانفرنسوں کے لئے بہترین شہر قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ کلیولینڈ کو پنسلوینیا کے شہر پٹس برگ کے ساتھ امریکہ میں رہنے کے لئے بہترین شہر قرار دیا گیا ہے۔

بک آئی ریاست کے چھوٹے چھوٹے قصبے، خاندانی زرعی فارم اور محنت کش لوگ اس ریاست کے روشن مستقبل کی حقیقی علامت ہیں۔

One Success at a time

Helping the people of Pakistan

کامیابی کی داستان

پاکستانی عوام کی مدد

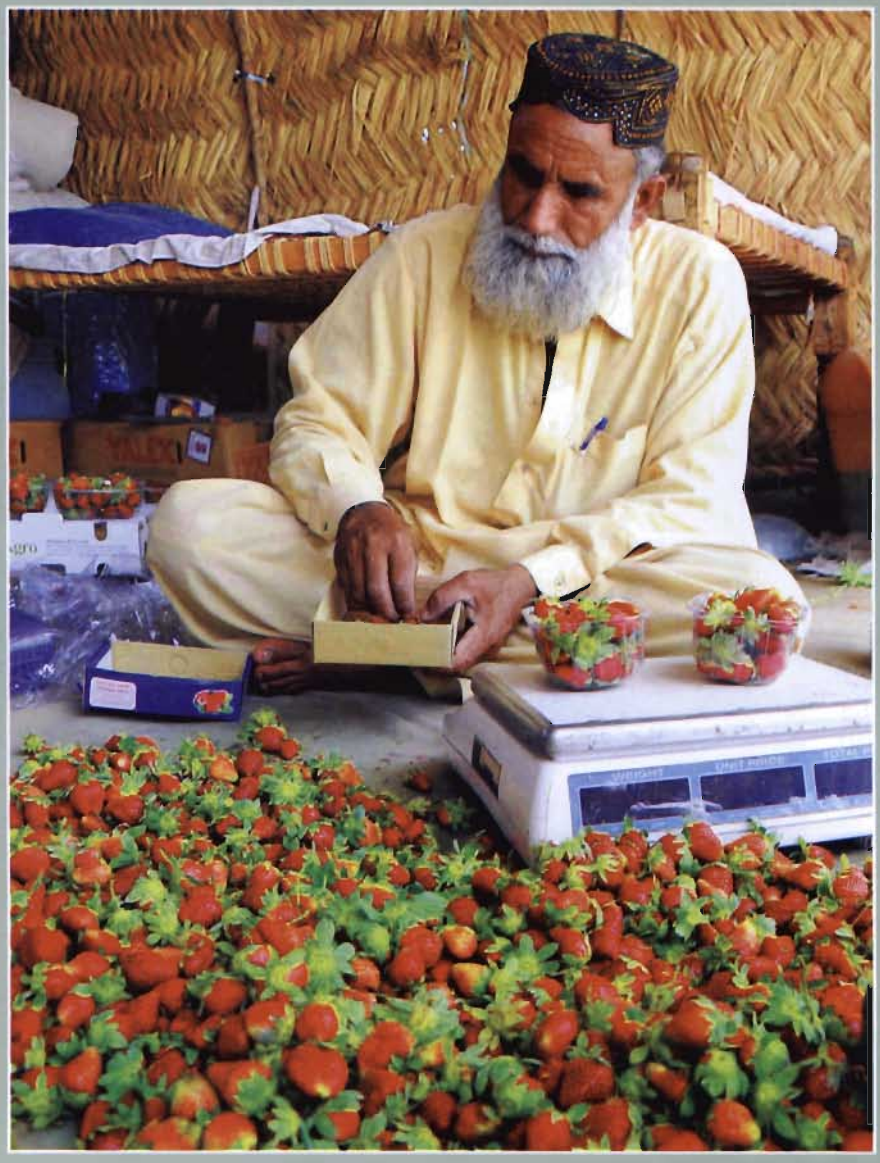

'Sweet Strawberry Success'

USAID Helps introduce new varieties and techniques to support local farmers

اسٹرابیری کی پیداوار بڑھانے کا کامیاب پروگرام

یو ایس ایڈ کی مدد سے اسٹرابیری کی نئی اقسام اور اس کی کاشت کے جدید طریقے متعارف کرائے جارہے ہیں

Kharipur: On a sultry afternoon, Abdul Karim sits under a makeshift shelter packing freshly picked strawberries grown in an adjacent field. He carefully weighs and grades the juicy red fruit spread out in front of him before packing the berries in small plastic and cardboard boxes.

Karim, who has tended the plants throughout their growing season, looks visibly pleased with the produce.

خیر پور: اس وقت گرم مرطوب سہ پہر ہے اور عبدالکریم ایک عارضی سایہ دار جگہ پر بیٹھا اُن تازہ اسٹرابیریوں کو ڈبوں میں بند کر رہا ہے جو قریبی کھیت میں اگائی گئی ہیں۔ اس کے سامنے اسٹرابیری کا ڈھیر لگا ہے۔ وہ نہایت احتیاط سے اسٹرابیریوں کا وزن کرتا ہے، ان کی درجہ بندی کرتا ہے اور انھیں پلاسٹک اور گتے کے چھوٹے چھوٹے ڈبوں میں بند کرتا ہے۔ کریم اپنی اسٹرابیری کی پیداوار پر بہت خوش ہے۔ اس نے پورے سیزن کے دوران اس فصل کی دیکھ بھال کی ہے جس کا اُسے اچھا پھل ملا

"Cultivating strawberries is hard work," he said, pointing to a load lying in the sun ready for boxing, "but once they're off to see the world, it's all worth it."

Located in the southern province of Sindh, Kharipur is one of the top strawberry-producing locations in Pakistan. The region's climate is ideal for growing the berries and hold tremendous income potential for local farmers.

Strawberries were introduced to the region in 2004 after disease ravaged the traditional banana crop and have since remained its primary crop. But owing to out-of-date methods of cultivation and poor post-harvest management, Sindhi farmers have been unable to cultivate export-quality strawberries outside the country, and take advantage of a crop with a much higher earning potential than most fruits exported out of Pakistan. Strawberries are in demand around the world all year.

Sindh's subtropical, semi-arid climate affords its farmers the chance to harvest the berries off-season, which makes their prices yet more competitive in the multi-million dollar international strawberry market.

Aware of the strawberry's potential, the Competitiveness Support Fund (CSF), a joint initiative of the Pakistani government and the United States saw an opportunity to help farmers and boost the economic growth of the region with the production of such a marketable commodity.

A pilot program of the Sindh provincial government with technical support from USAID is working with several dozen farmers to modernize their agricultural production chain, and strengthen market linkages between small-scale farmers, large-scale food producers, and exporters to substantially increase agricultural incomes.

Demonstrations were given to local farmers on modern farming techniques like high-efficiency drip irrigation, as well as post-harvest handling such as proper cooling, storage and packaging of the fragile berries.

The program successfully introduced two new varieties of strawberries, the Festival and Sweet Charlie, which bear fruit earlier after planting and are available in January rather than March, making them highly attractive to export markets. The new varieties are also tolerant to heat and sell well internationally because of their firmness and size.

"They sell like hot cakes," says Khan Muhammad Ujjan, a local farmer in the area. "Now that we have adopted these new techniques, we hope to do even better next time."

The program yielded approximately 2,000 pounds in two and a half months in the peak season. After being grown and distributed locally, the berries have been sent as samples to Dubai and Oman to establish export markets.

ہے۔اسٹرابیری کے ڈھیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ کہتا ہے،''اسٹرابیری اگانا بڑا مشکل کام ہے لیکن جب یہ فروخت ہوتی ہے تو اچھی آمدنی دے جاتی ہے۔''

خیر پور جنوبی صوبہ سندھ میں واقع ہے جہاں پاکستان میں سب سے زیادہ اسٹرابیری پیدا ہوتی ہے۔ اس علاقے کا موسم اسٹرابیری کے لئے بہت سازگار ہے جس کی وجہ سے اس کی فصل سے کسانوں کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔اس علاقے میں اسٹرابیری کی کاشت 2004 میں اس وقت شروع ہوئی جب یہاں کیلے کی روایتی فصل بیماری کے حملے سے تباہ ہوگئی۔اب اسٹرابیری اس علاقے کی بنیادی فصل بن چکی ہے۔لیکن کاشتکاری کے فرسودہ طریقوں اور فصل اٹھانے کے بعد اس کی نگہداشت کے ناقص انتظامات کی وجہ سے کاشتکاروں کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ برآمدی کوالٹی کی اسٹرابیری پیدا کر سکیں اور ایک ایسی فصل سے فائدہ اٹھا سکیں جو دوسرے برآمدی پھلوں سے کہیں زیادہ آمدنی دیتی ہے۔اسٹرابیری کی مانگ پوری دنیا میں سارا سال رہتی ہے۔

سندھ کا نیم استوائی، نیم صحرائی موسم یہاں کے کسانوں کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ بے موسم کی اسٹرابیری بھی اگا سکتے ہیں۔ بے موسم کی اسٹرابیری کروڑوں ڈالر کی بین الاقوامی منڈی میں اور بھی بہتر طریقے سے اپنی جگہ بنا سکتی ہے اور منافع دے سکتی ہے۔

اسٹرابیری کی کاشت کی متوقع کامیابی کے پیش نظر مسابقتی امدادی فنڈ (سی ایس ایف) نے، جو حکومت پاکستان اور امریکہ کا ایک مشترکہ پروگرام ہے، یہ فیصلہ کیا کہ اسٹرابیری کی کاشت میں کسانوں کی مدد کی جائے جس سے انھیں فائدہ ہوگا اور علاقے کی اقتصادی ترقی میں بھی مدد ملے گی کیونکہ منڈی میں اسٹرابیری کی بہت مانگ ہے۔سندھ کی صوبائی حکومت ایک آزمائشی پروگرام کے تحت یو ایس ایڈ کی ٹیکنیکل مدد سے کئی درجن کسانوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے تاکہ ان کی زرعی پیداوار کے انتظامات کو جدید بنایا جائے اور چھوٹے کاشتکاروں، خوراک تیار کرنے والی بڑی کمپنیوں اور برآمد کنندگان کے درمیان روابط پیدا کئے جا سکیں۔اس طرح کسانوں کی زرعی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔اس مقصد کے لئے کاشتکاروں کو جدید طریقوں کی تربیت دی گئی ہے جس میں آبپاشی کے قطراتی نظام اور اسٹرابیری کی فصل اٹھانے کے بعد اسے اچھی طرح سنبھالنے، اسے سرد خانوں میں اسٹور کرنے اور ڈبوں میں بند کرنے کی تربیت شامل ہے۔

یو ایس ایڈ کے پروگرام نے کامیابی سے اسٹرابیری کی دو نئی اقسام بھی متعارف کرائی ہیں: فیسٹیول اور سوِیٹ چارلی۔ان اقسام کے پودوں پر پھل جلد آتے ہیں جو مارچ کی بجائے جنوری ہی میں پک جاتے ہیں۔اگیتی فصل ہونے کی وجہ سے برآمدی منڈی میں ان کی بہت مانگ ہوتی ہے۔نئی اقسام کی اسٹرابیری زیادہ گرمی برداشت کر سکتی ہے اور یہ جلد خراب بھی نہیں ہوتی۔

علاقے کے ایک کاشتکار خان محمد اجن نے بتایا''اس قسم کی اسٹرابیری ہاتھوں ہاتھ بکتی ہے۔اب جبکہ ہم جدید طریقے استعمال کر رہے ہیں۔امید کی جاتی ہے کہ اگلی دفعہ یہ فصل اور بھی اچھی ہوگی۔''

یو ایس ایڈ پروگرام کے نتیجے میں سیزن کے دوران ڈھائی مہینے میں تقریباً 2,000 پونڈ اسٹرابیری پیدا ہوئی۔اس قسم کی اسٹرابیری کے نمونے دبئی اور عمان بھی بھیجے گئے ہیں تاکہ وہاں اس کے لئے منڈی تلاش کی جا سکے۔

Book of the month

منتخب کتاب

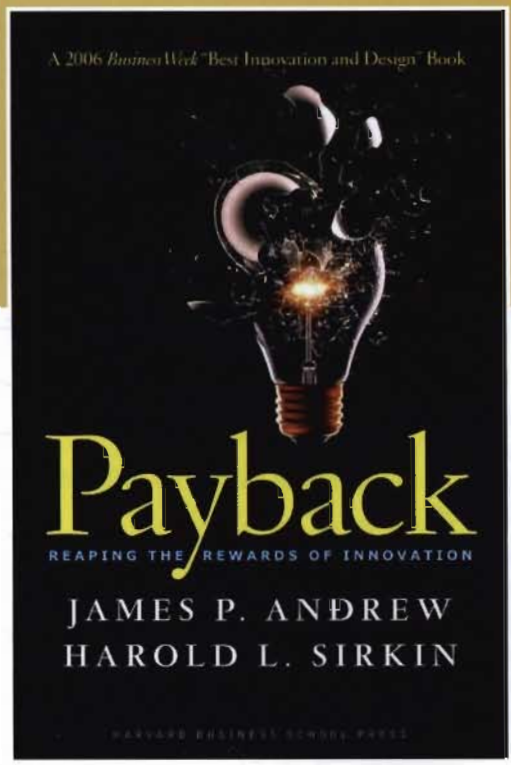

Title:
Payback: Reaping the Rewards of Innovation

Editors:
James P. Andrew, Harold L. Sirkin and John Butman

Publisher:
Harvard Business Press. 2007

Pages:
228
ISBN 1422103137

نام کتاب:
Payback: Reaping the Rewards of Innovation

مصنفین:
جیمز پی اینڈریو، ہیرلڈ ایل سرکن اور جان بٹمین

پبلشر:
ہارورڈ بزنس پریس، 2007

صفحات:
228
ISBN 1422103137

Description:

There's a belief that innovation is about great ideas, but in the business context, it's also about bringing a great idea to market, and how to maximize the payback on the investment made in the idea.

The authors, consultants with extensive experience assisting corporations, report that innovation problems are not due to lack of ideas but rather how corporations turn those ideas into cash or payback. We learn about three different innovation models: "Integration," becoming the sole owner and executor of the innovation and its only or primary beneficiary of rewards; "Orchestration," partnering on significant and important phases of the process as primary "owner" of the idea that drives its development; and serving as "Licensor," the owner of the idea and sometimes of its production and launching but having limited involvement thereafter.

The authors analyze start-up costs, speed to market, speed to scale (time from launch until achievement of planned volume), and support costs to evaluate potential payback success. Although the book can be taken as an infomercial for their consulting firm, the authors offer superb advice on managing innovation with a disciplined and analytical approach to determining how much and where to invest, providing valuable insight for leaders of companies large and small.

تعارف

عام خیال ہے کہ اختراع، عظیم نظریات پیش کرنے کو کہتے ہیں لیکن بزنس کے تناظر میں اختراع کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ عظیم نظریے کو کس طرح قابل قبول بنا کر عملی شکل دی جائے اور اس نظریے کے تحت کی جانے والی سرمایہ کاری پر کس طرح زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کیا جائے۔ کتاب ہذا کے مصنفین، جو کارپوریشنوں کو مشاورتی خدمات فراہم کرنے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ اختراعی سوچ پر عمل درآمد کے وقت مسائل نظریات کی کمزوری کی وجہ سے پیش نہیں آتے بلکہ ان مسائل کی نوعیت اس طرح کی ہوتی ہے کہ کارپوریشنیں نئے نظریات کو کس طرح سرمائے یا منافع میں تبدیل کرتی ہیں۔ کتاب میں اختراع پسندی کی تین مختلف شکلوں کی وضاحت کی گئی ہے: اول اختراعی طریقہ کار کا واحد مالک ہونا، اس پر عملدرآمد کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا، دوم کسی اختراعی طریقہ کار کے بنیادی مالک کی حیثیت سے اختراعی عمل کے اہم اور بڑے مراحل میں شرکت کرنا اور بڑے حصہ دار کی حیثیت سے منافع حاصل کرنا، سوم کسی اختراعی طریقہ کار کا خالق ہونا اور اس پر عملدرآمد کے ابتدائی مراحل میں شامل ہونا لیکن اس کے بعد اس سے محدود تعلق رکھنا۔

مصنفین نے کتاب ہذا میں کاروبار کے ابتدائی اخراجات، پیداوار کو منڈی تک پہنچانے کے مراحل، کاروبار کے آغاز سے لے کر مجوزہ پیداواری ہدف تک کے نظام الاوقات اور متوقع کامیابی کے لئے ضمنی اخراجات کا تجزیہ پیش کیا ہے۔ اگرچہ اس کتاب کو مصنفین کی مشاورتی فرم کا طویل اشتہار بھی کہا جا سکتا ہے تاہم مصنفین نے اس میں اعلیٰ درجہ کی مشاورت پیش کی ہے اور بتایا ہے کہ اختراعی طریقہ کار پر عمل کرنے کے کیا اصول ہیں اور سرمایہ کاری کس جگہ اور کس حد تک کرنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے چھوٹی بڑی ہر قسم کی کمپنیوں کے منتظمین کو قیمتی مشورے دیئے ہیں۔

Location:

Lincoln Reading Lounge
The National Library of Pakistan, Islamabad
Phone: 051-9206436 Ext.: 241
E-mail: lrlounge@gmail.com

لنکن ریڈنگ لاؤنج
نیشنل لائبریری آف پاکستان، اسلام آباد
فون: 051-9206436 Ext: 241 ای میل: lrlounge@gmail.com

Ask the Consul

"Your chance to ask the Consul General at the U.S. Embassy, Islamabad your visa related question"

قونصل سے پوچھئے

آپ امریکی سفارتخانہ اسلام آباد کے
قونصل جنرل سے ویزہ سے متعلق سوالات پوچھ سکتے ہیں

(AP photo)

On June 4, the U.S. State Department increased the Machine-Readable Visa (MRV) and Border Crossing Card (BCC) fees to ensure sufficient resources meet the increasing cost of processing non-immigrant visas (NIVs). The new MRV fee for H, L, O, P, Q and R visas will be $150; for E visas $390, and K visas $350. All other categories, including B-1/B-2, F, J, and adult BCCs, will increase to $140. The fee for BCCs for minors will increase from $13 to $14 by virtue of a congressionally mandated surcharge. A chart of the new fees, shown in both US Dollars and Pakistan Rupees, appears at the bottom of this page.

Q: Why is the Department of State increasing the basic non-immigrant visa application fee to $140 from its current amount of $131?

A: The Department is required by law to recover the cost of processing non-immigrant visas through the collection of the MRV fee. Periodically, independent contractors conduct a Cost of Service Study to determine direct and indirect costs to the U.S. Government of providing consular services, such as non-immigrant visa processing. Such a study was completed in June 2009 using an activity-based costing model, which is standard for estimating the cost of government services.

The study determined that the cost of accepting, adjudicating, and issuing non-immigrant visas will be greater than $131 in Fiscal Year 2010, which began October 1, 2009. Also, since the last fee increase in 2008, there have been new security-related costs, new IT systems

چار جون سے امریکہ کے محکمہ خارجہ نے مشین ریڈیبل ویزا (ایم آر وی) اور بارڈر کراسنگ کارڈ (بی سی سی) کی فیس میں اضافہ کیا ہے تا کہ نان امیگرینٹ ویزا کی پروسیسنگ کے بڑھتے ہوئے اخراجات پورے کئے جاسکیں۔ H,L,O,P,Q اور R قسم کے ویزوں کی نئی ایم آر وی فیس 150 ڈالر، E ویزوں کے لئے 390 ڈالر اور K ویزوں کے لئے 350 ڈالر ہوگی۔ باقی تمام اقسام کے ویزوں کی اضافہ شدہ فیس، جن میں B-1/B-2,F,J اور بالغوں کے بارڈر کراسنگ کارڈز شامل ہیں، 140 ڈالر ہوگی۔ نابالغوں کے بی سی سی کی فیس 13 ڈالر سے بڑھا کر 14 ڈالر کردی گئی ہے۔ یہ اضافہ کانگریس کے منظور کردہ سرچارج کے تحت کیا گیا ہے۔ نئی فیسوں کا چارٹ اس مضمون کے آخر میں درج ہے جس میں فیس کی مالیت ڈالرز اور روپوں میں دی گئی ہے۔

سوال: محکمہ خارجہ نان امیگرینٹ ویزا کی بنیادی درخواست کی فیس 131 ڈالر سے بڑھا کر 140 ڈالر کیوں مقرر کر رہا ہے؟

جواب: محکمہ خارجہ کے لئے قانوناً ضروری ہے کہ وہ نان امیگرینٹ ویزا کی پروسیسنگ کے اخراجات ایم آر وی فیس کے ذریعے پورا کرے۔ وقتاً فوقتاً غیر جانبدار کنٹریکٹرز سروس کے اخراجات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں اور اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ حکومتِ امریکہ کو قونصلر سروسز مثلاً نان امیگرینٹ ویزا کی پروسیسنگ کے لئے کتنے بالواسطہ یا بلاواسطہ اخراجات کرنا پڑتے ہیں۔ اس طرح کا ایک جائزہ جون 2009 میں مکمل کیا گیا، جس کے لئے سرکاری خدمات کے اخراجات کا مقررہ معیار اپنایا گیا۔

اس جائزے سے ظاہر ہوا کہ نان امیگرینٹ ویزا درخواستوں کی وصولی، پروسیسنگ اور ویزا کے اجرا کے لئے جو اخراجات ہوں گے، وہ مالی سال 2010 میں 131 ڈالر کی مقررہ فیس سے زیادہ ہوں گے۔ یہ مالی سال یکم اکتوبر 2009 سے شروع ہوا تھا۔ اس کے علاوہ پچھلی مرتبہ فیس میں اضافہ 2008 میں کیا گیا تھا، جس کے بعد سے نئے سیکورٹی اقدامات کی وجہ سے اخراجات میں اضافہ ہو چکا ہے۔ نئے آئی ٹی سسٹم بھی استعمال میں لائے جا رہے ہیں اور کانگریس نے یہ نیا حکم بھی جاری کیا ہے کہ نان امیگرینٹ ویزا کے درخواست دہندگان سے ایک ڈالر اضافی رقم وصول کی جائے، جو انسانی اسمگلنگ روکنے کے پروگراموں کے لئے استعمال ہوگی۔

have been put in place, and there is a new mandate from Congress to charge non-immigrant visa applicants $1 to support programs to combat trafficking in persons.

Q: When do the new processing fees go into effect?

A: The new fees were implemented on June 4, 2010, which is 15 days after the interim final rule was published.

Q: What if I already paid my fee, for an appointment after June 4th?

A: Applicants will have to pay the full fee in effect on the day they apply, regardless of when they pay. Please check the website of the embassy or consulate where you are applying for instructions on how to pay the difference. (http://islamabad.usembassy.gov/)

Q: Can I comment on these fees?

A: The Department is publishing additional cost of service data for non-immigrant visas with the rule, and will accept public comments on that data for 60 days (until July 19, 2010). The public may comment in any of the ways laid out in the rule published on www.regulations.gov. Later this summer, the Department will review and consider any comments received from the public and publish a final rule.

Q: Why is the Department establishing new, higher fees for certain types of non-immigrant visas which previously cost $131, the same as all other non-immigrant visas?

A: An independent study of consular operations costs shows that certain categories of non-immigrant visas are more complicated and require more in-depth consideration than most other categories of non-immigrant visas. Therefore, those categories of non-immigrant visas have higher unit costs. The cost of accepting, adjudicating, and issuing the following categories of visas are appreciably higher than for other categories: E (treaty trader and investor); H (temporary worker or trainee); K (fiancé(e)); L (intracompany transferee); O (alien with extraordinary ability); P (athlete, artist or entertainer); Q (international cultural exchange visitors); and R (religious worker). Each of these visa categories requires a review of extensive documentation and a more in-depth interview of the applicant than other categories, such as tourists.

Q: Will this fee increase discourage people from traveling to the United States?

A: The proposed fees accurately reflect the processing costs incurred and regulations require full cost recovery through fees. Past increases in non-immigrant visa fees did not negatively impact the number of applications received worldwide. The Department is aware that this fee increase may suppress the demand for non-immigrant visas in some countries. However, the cost is still small compared to the cost of round-trip airfare from most countries to the United States.

سوال: نئی پروسیسنگ فیس کب سے لاگو ہوگی؟

جواب: نئی فیس چار جون 2010 سے لاگو ہو چکی ہے یعنی عبوری حتمی ضابطہ کی اشاعت کے 15 دن بعد سے۔

سوال: اگر میں چار جون کے بعد کی اپائنٹمنٹ کے لئے پہلے ہی فیس ادا کر چکا ہوں تو ایسی صورت میں کس فیس کا اطلاق ہوگا؟

جواب: درخواست دہندگان جس دن درخواست دیں گے، ان پر اسی فیس کا اطلاق ہوگا جو اس وقت نافذ ہوگی، قطع نظر اس بات کے کہ وہ فیس کب ادا کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کو کتنی اضافی فیس دینا پڑے گی تو اس کیلئے اُس ایمبیسی یا قونصلیٹ کی ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے، جہاں آپ درخواست دے رہے ہیں۔ (http://islamabad.usembassy.gov/)

سوال: کیا میں اس فیس پر تبصرہ کر سکتا ہوں؟

جواب: محکمہ خارجہ نان امیگرینٹ ویزوں کی اضافی فیس شائع کر رہا ہے اور اس بارے میں 60 دن کے اندر (19 جولائی 2010 تک) لوگوں کے تبصرے اور تجاویز وصول کی جائیں گی۔ لوگ www.regulations.gov پر مقررہ طریقہ کار کے مطابق تبصرہ کر سکتے ہیں۔ محکمہ خارجہ ان تبصروں کا جائزہ لے گا جس کے بعد حتمی قواعد شائع کئے جائیں گے۔

سوال: محکمہ خارجہ بعض قسم کے نان امیگرینٹ ویزوں کے لئے نئی اور اضافہ شدہ فیس کیوں مقرر رہا ہے جبکہ پہلے یہ فیس دوسرے تمام نان امیگرینٹ ویزوں کی طرح 131 ڈالر تھی؟

جواب: قونصلر خدمات پر جو اخراجات ہوتے ہیں، ان کا آزادانہ جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ بعض قسم کے نان امیگرینٹ ویزے زیادہ پیچیدہ نوعیت کے ہوتے ہیں اور دوسرے نان امیگرینٹ ویزوں کے مقابلے میں ان کی زیادہ مفصل جانچ پڑتال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وجہ سے ان کی پروسیسنگ کے اخراجات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل قسم کے ویزوں کی درخواستوں کی وصولی، پروسیسنگ اور اجرا کے اخراجات دوسرے ویزوں کے مقابلے میں خاصے زیادہ ہوتے ہیں: E (ٹریڈ، ٹریڈر اور انویسٹر کے لئے)، H (عارضی کارکن یا تربیت حاصل کرنے والے کے لئے)، K (منگیتر کے لئے)، L (کمپنی کے اندر تبدیل ہونے والے کے لئے)، O (غیر ملکی باشندے کے لئے، جو غیر معمولی قابلیت رکھتا ہو)، P (کھلاڑی، دستکار اور فنکار کیلئے)، Q (بین الاقوامی ثقافتی تبادلے کے پروگرام میں شرکت کرنے والے کے لئے) اور R (مذہبی کارکن کے لئے)۔ ان تمام اقسام کے ویزوں کے لئے وسیع دستاویزات کے جائزے کی ضرورت ہوتی ہے اور سیاحتی یا دوسری اقسام کے ویزوں کے مقابلے میں ان ویزوں کے درخواست دہندگان کا انٹرویو بھی زیادہ مفصل ہوتا ہے۔

سوال: کیا فیس میں اضافے سے امریکہ جانے والے لوگوں کی حوصلہ شکنی ہوگی؟

جواب: فیس میں مجوزہ اضافہ پروسیسنگ کے اخراجات کے عین مطابق ہے اور قانون کا تقاضا ہے کہ پروسیسنگ کے تمام اخراجات فیس کے ذریعے وصول کئے جائیں۔ اس سے پہلے بھی فیس میں اضافہ ہوتا رہا ہے لیکن اس سے دنیا بھر میں امریکی ویزوں کے لئے درخواستوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ محکمہ خارجہ اس بات سے آگاہ ہے کہ فیس میں اس اضافے سے بعض ملکوں میں نان امیگرینٹ ویزوں کی مانگ میں کمی آ سکتی ہے۔ تاہم یہ فیس اُن اخراجات کے مقابلے میں اب بھی کم ہے جو زیادہ تر ملکوں سے امریکہ کے فضائی سفر کے لئے درکار ہوتے ہیں۔

Videography

وڈیوگرافی

Ambassadors Fund for Cultural Preservation 2010 Awards

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=104485926001

امریکی سفیر فنڈ برائے تحفظِ ثقافتی ورثہ: ۲۰۱۰ء ایوارڈز

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=104485926001

Diversity: American Ramadan

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=1476684053

تنوع: امریکہ میں رمضان

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=1476684053

Published by the U.S. Embassy, Islamabad شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، اسلام آباد